

کتابت در کتب خانہ جامعہ اسلامیہ لاہور۔ تصنیف مولانا محمد رفیع صاحب۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

مثنوی

۲۵  
پند و اندرز  
مثنوی مولانا شاہ

حسب قولہ

ملک و مہر محمد رفیع صاحب لاہور

بازار کشمیری لاہور

پہرستہ کی سستی کا میں نے لکھ دیا۔ ملک سراج دین صاحب کتب خانہ کشمیری، بازار لاہور

مثنوی بو علی شاه قلندر

مترجم

بشکریہ : محسن و مشفق

مفتی محمد امجد حسین

پیشکش : طوبی ریسرچ لائبریری

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)

## شیخ شرف الدین

۵۶۵۲ ————— ۵۷۲۳

آپ پانی پت کے رہنے والے تھے، آپ کو بوسلی قلندر بھی کہتے ہیں، بڑے مشہور مجذوب اور ولی اللہ تھے، مشہور ہے کہ اوائل عمر میں آپ نے تعلیم حاصل کرنے کے بعد اپنی ماستر فوہبات کو سلوک و طریقت کی طرف مبذول کر دیا تھا اور تمام کتب کو دیکھا اور ذکر کے مجذوب بن گئے، یہ معلوم نہ ہو سکا کہ آپ کس سے بیعت تھے البتہ بعض لوگوں میں یہ بات مشہور ہے کہ آپ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مرید تھے اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ آپ خواجہ نظام الدین اولیا سے بیعت تھے، لیکن یہ دونوں مدتیں بلا دلیل و بلا حجت ہیں آپ کے کچھ کتبوبات بھی ہیں جو آپ نے عشق و محبت کی زبان میں اختیار الدین کے نام تحریر فرمائے جس میں یہ مضامین ہیں۔

(۱) توحید کے معارف و حقائق (۲) ترک دنیا (۳) طلب آخرت (۴) محبت الہی  
آپ کا ایک دوسرا رسالہ سبھی عوام الناس میں حکم نامہ شیخ شرف الدین کے نام سے مشہور ہے لیکن ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ رسالہ آپ کا نہیں بلکہ وہ عوام کی اپنی اختراعات ہیں واللہ اعلم۔

منقول ہے کہ ایک بار شیخ شرف الدینؒ کی مویں بہت بڑھ گئیں، مہینوں میں سے کسی کو یہ برأت نہ تھی کہ آپ سے یہ کہہ سکتے تھے کہ حضرت انھیں دوست کر دیا لیجئے پانچ ایک دفعہ مولانا سید الدین سنہالی بوشرفیت کا کوڑا ہاتھ میں لے کر پھرتے تھے ایک دفعہ

آپ کے ہاں تشریف لائے تو آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر قبضی منگوائی اور ایک ہاتھ سے ڈاڑھی پکڑی اور دوسرے ہاتھ سے آپ کی مونچھوں کو درست کر دیا، کہتے ہیں کہ اس کے بعد آپ اپنی ڈاڑھی کو یہ کہہ کر چوما کرتے تھے کہ یہ شریعت کی راہ میں پکڑی گئی ہے آپ کا روضہ پانی پت میں ایک پُر رونق جگہ پر ہے لوگ آپ کی قبر پر برائے حصول برکت زیارت کو آتے ہیں وہاں آپ کے ایک محبوب مرید مبارک خاں کی بھی قبر ہے

**مکتوب** | اے بھائی! جب تجھ پر خدا کی عنایت ہوئی تو اس نے تیرے اندر ایک بندہ پیدا کر دیا اور تجھے خود رانی سے بچالیا اور پھر تم میں عشق پیدا کر کے سن کا جلوہ دکھا دیا، جب تم عشق کو پہچان لو گے تو لا محالہ معشوق کو بھی پہچان لو گے اور تم بھی معشوق کے حقیقی عاشق بن جاؤ گے اور جب معشوق اور عاشق ایک دوسرے سے ملیں تو تجھے معشوق کے طریقہ اور عاشق کے فریضہ کے نقش پا پر چلنا ہو گا تاکہ تو عاشق و معشوق کو پہچان سکے۔

اے بھائی! معشوق کو بھی آپ ہی کی شکل و صورت میں خدا نے پیدا کیا ہے اور معشوق کو تمہارے اندر اس لئے بھی جا گیا ہے تاکہ وہ تمہیں صحیح راستہ کی رہنمائی کرے۔

اے بھائی! اللہ نے جنت اور دوزخ دونوں کو پیدا فرمایا تاکہ اس کے عاشقوں سمیت جنت میں فرمایا ہے کہ میں تم کو بھروسہ بناؤں گا، پُر کروں گا، معشوق کو اس کے عاشقوں سمیت جنت میں داخل کیا جائے گا اور شیطان کو اس کے پیلوں سمیت دوزخ میں جھونکا جائے گا۔

اے بھائی، جنت اور دوزخ میں عاشق ہی اپنے حسن عشق اور خراب عشق کی وجہ سے داخل کئے جائیں گے۔ بہشت دوستوں سے وصال کا مقام ہے اور دوزخ دشمنوں سے فراق کا، یہ فراق کا فرار و منافق لوگوں کے لئے ہو گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقوں کے لئے وصال ہو گا۔

اے بھائی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھ کر عاشق نے اپنے عشق سے کیا کیا پیدا کیا اور اور دنیا کو کیسا تماشا گاہ بنایا، اور اپنے سن کو ہر درخت میں پہنچا رکھا اور مختلف الاقسام میوہ جات پیدا فرمائے اور ہر میوے کا نیکو اور عظیم مزہ بنایا اور اس درخت

کو خود اپنی اور پھول و پھل کی خبر تک نہیں اور اسی طرح اس نے گتے کو تیرے لئے شہر پہ  
بنایا اور اس کو اپنے منہاس کی خبر نہیں، اسی طرح ہرن کی نافت میں مشک رکھا اور  
اس کو بھی اس کی خبر نہیں، سمندری گاؤں سے عنبر پیدا کیا اور اس کو اس کی خبر نہیں  
اور مشک بلاؤں سے تمہارے لئے زباد پیدا کیا اور اس کو اس کا علم نہیں اور ایک قسم  
کے درخت سے کافور پیدا کیا اور کافور کو اس کی خبر نہیں، صندل کو تمہارے لئے پیدا  
کیا اور اس کو اس کا علم نہیں۔

اے بھائی! عاشق بنو اور اس جہان کو مستوق کاٹھن سمجھو، اسی طرح اپنی ذات  
کو بھی مستوق کاٹھن سمجھو، عاشق نے اپنے عشق سے تجھے پیدا کیا تاکہ تیرے آئینہ میں  
اپنے حسن و جمال کا مشاہدہ کرے اور تجھے اپنا محرم اسرار بنائے اور الافغان مستری  
تمہاری ہی شان میں ہے، عاشق بن کر ہمیشہ ٹھن دیکھتے رہو اور دنیا اور آخرت کو  
اس طرح تصور کرو کہ آخرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مملکت ہے اور دنیا شیطان  
کی، تم ان دونوں کے متعلق معلوم کرو کہ یہ کس لئے پیدا کی گئی ہے اور ان کا مطالبہ  
کیا ہے۔ اے بھائی! اپنے نفس کو خوب سمجھ لے، جب تو اپنے نفس کو پہچان لیگا  
تو دنیا کی حقیقت خود بخود تیرے سامنے واضح ہو جائے گی اسی طرح روح کو بھی پہچانو  
اس لئے کہ روح کی معرفت پر آخرت کی معرفت موقوف ہے۔

اے بھائی! اس دنیا میں جو حسن ترین کفر اور اہل کفر کو دیا گیا ہے اسے عاشق  
لوگ ہی پہچانتے ہیں، سو جو دنیا کا عاشق ہے اس کا مستوق حسن کفر ہے۔  
اے بھائی! تجھے کیا خبر کہ کفر نے اپنے نعم خوردہ حسن سے اہل دنیا پر کیسے  
جوہر دہم کر دئے اور انہیں اپنا عاشق بنایا۔

اے بھائی! اپنی معرفت حاصل کرو اور اپنی ذات کو پہچانو، جب اپنی ذات  
سے روشناس ہو جاؤ گے تو عشق کے اسرار خود بخود تم پر کھلتے جائیں گے اور جب  
عشق کو اپنے حسن پر دیکھو گے تو ہر ایک کی زبان پر اپنا چرچا پاؤ گے، خلاصہ یہ کہ  
عاشق بن جاؤ اور مستوق کو اپنے اندر ہی معائنہ کرو اور حسن کو اپنے دل کے آئینہ

اشعار

میں دیکھو

اے شاہد معنی کہ ہم طالب ادبید ہم دوست کہ از چادر تو ساختہ سر پوش  
در بادید ہجر چرا ہند بمانیم در عین و صایم نگار است در آغوش  
وہ مشوق ہے جس کے تمام طالب ہیں، یہ وہی ہے جس نے تمہاری چادر سے اپنا  
سر چھپا لیا ہے، ہم ہجر کے غم سے جنگلوں میں کیوں جائیں، اس لئے کہ مشوق  
تو ہمارے آغوش میں ہے)

اے بھائی! گزرا کا ایک ٹکڑا اور اُس سے سو گولیاں بناؤ اور ہر ایک کا  
انگ انگ نام رکھو، مثلاً اُن میں سے کسی کا نام گھوڑا اور کسی کا نام ہاتھی وغیرہ رکھو،  
تو جب تک وہ چیزیں ان ہی شکلوں میں ہیں جو تم نے بنائیں اور اُن کے نام رکھے اس  
وقت تک تو اُن کے وہی نام رہیں گے لیکن اگر ان تمام شکلوں کو ملا دو تو اُن کے نام  
ختم ہو جائیں گے اور وہی نام یعنی گڑا رہ جائے گا۔

آپ ایک دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں کہ اے بھائی! کچھ خبر نہیں کہ لوگوں  
کو کیوں پیدا کیا گیا ہے، لوگ کیا کر رہے ہیں، کیا کریں گے اور انہیں فی الواقع  
کیا کرنا چاہیے۔ میں ہر وقت اسی شش و پنج میں مبتلا ہوں اور کچھ سمجھ نہیں  
آتا، کبھی یہ خیال آتا ہے کہ وہ ہمارے آئینہ دل کو اس لئے صاف دستہ کر رہا ہے تاکہ  
عاشقوں کو اس میں اپنا جمال دکھائے اور عاشق خستہ حال کو تلامذہ کے میں مشوق  
ہوں، عاشق کا فریضہ اور کام یہ ہے کہ وہ مشوق کے احکام کی فرمانبرداری اور اسی  
کے طریقے پر چلنے کی کوشش کرے اور اپنے کو عشق اور حسن مشوق سے محور کئے اور اس  
حسن میں محور ہو کر عاشق سب کو فراہوش کر دے اور باطن میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کو  
دیکھ کر اس پر عمل کرے۔

اے بھائی! کبھی نفس کا خیال آتا ہے تو فوراً ہی حال میں بھی خیال کی موافقت  
کادم بھر کر دنیا کمانے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں اور دنیا کی زینت اس خیال کو  
مزید ترقی دیتی ہیں اور اس خیال میں مبتلا ہو کر حیران و سرگرداں ہو کر دنیا کے

مشتوقوں کے دروازوں کا چکر لگاتا ہوں حالانکہ اس راہ کے عاشق و مشتوق دونوں ہی ذلیل و خوار ہیں اور ان دونوں کو دنیاوی ذیب و زینت میں محو ہو کر اپنی ذات و خواری کی خبر نہیں رہتی، اور ان کی حالت یہ ہوتی ہے کہ کس سے ایسے عہد کیا جائے اور کس سے نہ کیا جائے اور یہ حالت ایسی دوام پذیر ہو جاتی ہے کہ انھیں موت تک کی فکر نہیں رہتی اور یہ دنیا کے عاشق دنیا کے صن و جمال میں اس طرح کھو جاتے ہیں اور انھیں اس بات کی بالکل خبر نہیں رہتی کہ تمام دنیا پر مشتوق حقیقی کا قبضہ ہے وہ جس طرح چاہتا ہے اور چاہے گا دیا کر بچا، علاوہ ازیں دنیا کے عاشق اس بات سے بھی صرف نظر کر لیتے ہیں کہ ہمیں آخرت کا کٹھن سفر بھی درپیش ہوگا۔

اے بھائی! غور و فکر اس بات کی کر دو کہ تمہیں ایک زبردست ہم حل کرنی ہے اس لئے تمہیں اپنے لئے ایک سونے و ہیرے کی ضرورت ہے، ذرا ہوش کر دو اور کہا بات کا یقین کر لو کہ تم بحالت موجودہ اپنے نفس اور اپنی خواہشات کے غلام بن چکے ہو اس سے کسی طرح چھٹکارا حاصل کرنے کی تدبیر کر دو۔

اے بھائی! کچھ معلوم نہیں کہ خیالات و افکار تمہیں کس بد حالی تک لے جائیں (اب تو کچھ معلوم نہیں ہو رہا) البتہ جب بے نصیبی اور بد قسمتی ظاہر ہوگی تو معلوم ہوگا کہ یہ بد قسمتی اور بے نصیبی دراصل بُرے خیالات اور نفس کی اتباع کا ہی نتیجہ ہیں۔

اے بھائی! مجھے کچھ خبر نہیں کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور کیا کر رہا ہوں مجھے اپنے کسی فعل کی خبر نہیں، البتہ میری زبان خدا کے قبضہ میں ہے اس لئے چاہتا ہوں کہ ایسی باتیں کہوں جو دوزخ میں پسندیدہ ہوں۔

اے بھائی! مجھے اتنا ضرور معلوم ہے کہ تم خودی پیدا کرو اور خودی ہی کے تمننی اور خواہشمند رہو اللہ تعالیٰ نے جو چاہا سو کر دیا اور جو چاہے گا وہی کرے گا، کسی کو اس کے ارادے میں دخل اندازی کا حق نہیں۔

# آبِ کوثر شیخ محمد اکرام

۱۲  
**بوری قلندر** ۱۲  
 فطامیہ سلسلہ جو صابریہ طریق کی طرح چشتیہ سلسلے کی ایک شاخ ہے حضرت سلطان المشائخ سے شروع ہوا۔ بعض لوگ کہتے ہیں حضرت شرف الدین برعل قلندر پانی پٹی کو بھی سلطان المشائخ سے بیعت تھی۔ لیکن شیخ عبدالحق محدث اس روایت کے قائل نہیں۔ قلندر صاحب جو ایک



روایت کے مطابق قطب جمال السنوی کے خال زاد بھائی تھے۔ سلطان المشائخ کے ہمسفر تھے۔ آپ پانی پت میں پیدا ہوئے۔ علوم ظاہری کی تکمیل کے بعد ایک فقیر کے اثر سے درس و تدریس چھوڑ کر جنگل میں نکل گئے اور قلندروں کے آداب اور طریقے اختیار کر لیے۔ آپ کی زندگی کے کئی واقعات ہیں جنہیں اگر شرع و وضع داری یا اخلاقیات کے ترانوہ میں تو لیں تو ان پر کئی اعتراض ہو سکتے ہیں۔ لیکن دنیا آپ کو ایک قلندر کے طور پر جانتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو شخص دنیا چھوڑ دیتا ہے اُسے دنیا داروں کے مصیبت سے نہیں بچا جاسکتا۔ آپ کی بیشتر عمر استغراق اور جذب کی حالت میں گزری اور جب رمضان المبارک ۱۰۰۰ھ میں وفات پائی تو آپ کے پاس کوئی نہ تھا۔ تین روز تک کسی کو پتا نہ چلا کہ آپ رحلت کر گئے ہیں۔ تیسرے روز چند لوگ بارے آئے جنہوں نے نوح مبارک دیکھی اور کفن و دفن کی تیاریاں کیں۔ مزار پانی پت میں ہے۔

آرٹو نے کھلے کہ پانی پت کے علاقے میں جو مسلمان راہبوت ہیں، وہ حضرت بوعلی قلندر ہی کی بدولت مشرف باسلام ہوئے اور ان کا مورثا اعلیٰ امیر سیکھ آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوا۔

حضرت بوعلی کمال جذب کے ساتھ ساتھ صاحب تصنیف بھی تھے آپ کی دو تین فارسی منظومیاں اور ویروان چھپ چکا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے آپ کے مکتوبات کا بھی ذکر کیا ہے اور جو مکتوب اخبار الاخبار میں نقل ہوا ہے اس کی زبان بڑی سہست اور خیالات لطیف و پاکیزہ ہیں۔ لیکن اس زمانے میں بھی دوسری تصانیف آپ سے منسوب ہونے لگی تھیں۔ شیخ عبدالحق لکھتے ہیں:

”ورد الورد و گد عوام الناس شہوت دارو کہ اور اعلم نامہ شیخ شرف الدین سے کوئند۔“

ظاہر ہے کہ از حضرت عوام است۔ دائرہ علم و

یہ حکم نامہ زندگی ملک المشائخ حضرت شیخ شرف بوعلی قلندر چند صفحات کا رسالہ ہے۔ اس کے مطابق آپ چالیس برس کی عمر میں دہلی پہنچے۔ علاقے زمانہ

سے مباحثہ ہوا لیکن سب آپ کی بزرگی کے قائل ہو گئے اور کوشش کر کے آپ کو  
 تہذیبی کے درس اور قوتی نگاری کا عمدہ سپرو کیا۔ بیس سال تک آپ نے یہ  
 شغل جاری رکھا۔ پھر جذبہ نے جوش کیا اور یہ سب کچھ ترک کر کے سیر و سیاحت  
 کو نکل کھڑے ہوئے۔ اور قلمدانہ وضع اختیار کر لی۔ اثناء سفر میں شیخ تمس العین  
 تبریزی اور مولانا دم سے ملاقات ہوئی اور ان سے مجید دوستار حاصل کیا۔  
 سفر سے واپسی پر جذبہ اور قوی ہو گیا اور بقیہ عمر مجذوبانہ گزری۔

## احوال حضرت شرف الدین ابو علی شافعی

پہلے میں کے کہ آپ کے کچھ حالات لکھیں ہوں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کے نام نامی کی وجہ تسمیہ بیان کی جاوے کہ جس کے آپ کے جسم مبارک سے حضرت علی کریم اللہ وجہہ کی بوقت تھی۔ اس لئے آپ کو ابو علی کہتے تھے اور اقامت انحراف کے خیال میں ہے کہ آپ حضرت علی کے اخلاق و دیگر صفات سے آراستہ تھے۔ اس لئے ابو علی کہتے تھے اور شاہ قلندر یعنی بہت بڑے قلندروں کے قلندر ایک قسم کے درویش ہیں جو قیود اور تکلفات رسمی اور علاقہ دینی سے بھر وادہا ہن نیا سے کنارہ کش محض طالب جمال حق اور اس کے فکر و ذکر میں مستغرق تھے میں آپ ایسے ہی تھے اس لئے قلندر مشہور ہوئے۔ آپ کا مزاج مبارک بھی تعجب خیز ہے کہ کربال میں بھی ہے اور پانی پت میں بھی۔ اور وہ فوجیہ بہت بڑی عالیشان عمارتیں میں مسجد اور مسافر خانہ اور درگاہ اقدس شامل ہے آپ ویسا بزرگ تھے ہیں۔ اور آپ کا کلام حقیقت کا حشر ہے۔ خوشحال انکا کہ جو آپ کے کلام کو پڑھ کر اس کو اپنا رہبر راہ سلوک بنا دیں۔

ابھی ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم اس پر عمل کریں۔ آمین

یہ نثری بحر مدس مخدومیں ہے فاعلاقن فاعلاقن فاعلقن

## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ ہم اللہ بخجئے والے مہزن کے

از گل رعنا جگوبا ما سخن

خوشنگل کی بات ہم سے کہ

میدہ ہی ہر دم خب را زیار ما

تو ہر دم ہمارے وار کی خبر دیتا ہے

مرحباے طویے شکر مقال

کیا خوب ہے تو نے شہریں گفتار طویے

مرکب حرص و ہوا را پے کنی

حرص و ہوا کے گھوڑے کو پا مال کئی ہے

ہر نفس را عشق سازی سینہ داغ

ہر دم تو عشق سے چید کہ داغ خاک کئی ہے

از تو حاصل شد مرا وصل صنم

تجہ سے محبوب کا وصل مجھ کو نصیب ہوا

مرحباے لمبیل باغ کہن

آؤ کولے لمبیل پرانے باغ کی

مرحباے قاصد طیار ما

شاہنشاہ سے ہمارے تیز زبان قاصد

مرحباے ہد ہد فرخندہ فال

کیا کہتے ہیں خبر سے لے سبک شکنوں پر

در زمان ہفت آسمان را طے کنی

ایک دم میں تو سات آسمان کو طے کرتی ہے

و بسدم روشن کنی در دل چراغ

ہر دم تو دل ہی چراغ روشن کرتی ہے

از نور روشن گشت فانوس تمم

تجہ سے میرے تن کی فانوس روشن ہوئی

مرحباے رہنمائے راہ دین  
 راہ دہا لے دین کی راہ کی رہنما  
 یافت قابل طینت پاک ز تو  
 جسم نے پاکیزہ خود تھ سے پائی  
 مرحباے فیض بخش کائنات  
 تیری کیا نصیب کی لئے عجزات کی نہیں تھی دانی  
 غرق بودی در محیط ذات پاک  
 فرضا کی ذات پاک کے سمندر میں غرق تھی  
 اے کہ بودی در حریم لامکان  
 لے کہ تو مکان کی چار دیواری میں تھی  
 پاک بودی در حریم کبریا  
 تو یہ کبریا میں پاک تھی  
 خوش خرامیہدی تو از کتم عدم  
 بڑی خوشی کے ساتھ آئی تو نہیں کے پرے  
 گاہ در دوزخ خروسی سائی تیار  
 کبھی تو نہیں جاتی ہے اور کی اپنا تیار گاہ بنتی ہے

از تو روشن شد مرا چشم یقین  
 تجھ سے میری یقین کی آنکھ روشن ہوئی  
 شد پریشان آدم خاکی ز تو  
 آدم خاکی تیرے سبب سے پریشان ہوا  
 یافت ترکیب از وجود تو حیات  
 تیری ذات سے جسم نے زندگی پائی  
 از تو روشن شد چراغین تیر خاک  
 یہ ہمہ یک خاک تجھ سے کس سے روشن ہوئی  
 چون جدا گشتی بگو از زہن تن  
 تو کیوں جدا ہوئی یہ پوشیدہ سمیہ بیت  
 از چہ پیدا شد ترا حرص و ہوا  
 کس سبب سے تجھ میں حرص ہوا پیدا ہوئی  
 خوش بنادی بر سرستی قدم  
 بڑی خوشی کے ساتھ تیرے ہستی کے سر پر قدم کی  
 گاہ جنت وی لے خوشخرام  
 کبھی لے خوش رفتار جنت میں جاتی ہے

کہ روی در عالم ملک بقا

کبھی زندگی کے ملک کے جہاں میں ہوتی ہے

چشم دل روشن کن از دیدار خویش

دل کی آنکھ اپنی صورت سے روشن کر

از تو افتاد دست ثنوا اندر جهان

تجربے جہاں میں شرمیچ رہا ہے

از حقیقت غافل انگن در مجاز

اصل گفتہ دکھا کہ شرمیچا ہے اس سے زیادہ تم میں

چشم دل روشن کن از نور یقین

دل کی آنکھ یقین کی روشنی سے روشن کر

تا نماید جلوہ رخسار یار

تا کہ پارے کے رخسار کا جلوہ نظر آدے

آئینے زن در دل این بمقرا ر

اس بمقرا ر کے دل میں عشق کی آگ کو بجھو گا

ز آنکہ ہستی در حقیقت رہ نما

اسی کے حقیقت کی جگہ رہا ہے دکھا ہوا ہے

کہ کئی جلوہ در تسلیم فنا

کبھی تو نہیں کی روایت میں جلوہ کرتی ہے

جان من با من بگو اسرار خویش

میری بیماری کو مجھ سے اپنے مجید کہ

آفریدہ حق ترا از جنس جان

نئے تجربہ کائنات کی حیرت میں عیب کی نظر نہیں

باز گو با سخن سے اہل راز

سے مازہ ہم سے بات کلمہ کلمات صاف صاف کہ

خاک افشان بر سر نفس حسین

اس صوفیوں کے سر پر خاک ڈال

ہا چو آئینہ نما عکس نگار

جس کا عکس آئینہ کی طرح دکھ

صاف کن آئینہ دل از غبار

دل کے آئینے کو غبار سے صاف کر

راہ نمائے ادوی راہ ہوائے

سے راستی کی رہنما راستہ دکھا

گر نہ گردی طالبانِ رادے تکمیر

اگر تو طلب کرنے والوں کی مدد نہ بنے

از تو روشن کو کب ایمان من

تجھ سے میرے ایمان کا ستارہ روشن ہے

دس سخن شد عندیبت با نوا

خوش گفتار بلس بول

آفریدہ حق مرا از نور ذات

خدا نے مجھ کو اپنی ذات کے نور سے پیدا کیا

بودہ ام رباع و حدیبت نشان

میں دوست کے ہاں نہیں بے نشان تھی

بیچ میدانی پس این پرہ کیت

تو بچہ جانتا ہے اس پرہ کے کچھ کون ہے

دید حسن خویش با چشم شہود

خدا نے اپنے حسن کی طرہ سے جوہر مجھ کو دکھایا

امر ربم روح کردہ نام ما

میرے رب کے حکم نے میرا نام روح رکھا

طالبان ہرگز نہ گیرند دست پیر

طلب کرنے والے ہرگز پیر کا ہاتھ نہ چکریں

پر وہا بردار از رخ جان من

روشنی اٹھائے رخ سے میری جان

گفت بشنو تا بگویم راز ما

کہا میں تاکہ سجدہ گو میں ان کوں

تا شناسم ذات اور از صفات

تا کہ میں اس کی ذات کو صفات سے پہچانوں

چون بکثرت آدم شتم عیان

جب وہ عیاں آئی تو ظاہر ہوئی

نغمۂ چنگ باب و عود صیت

چنگ کا نغمہ اور باب اور عود کا صیغہ

تو در تخی کرد در ملک وجود

تو خود تخیل کر رہا ملک وجود میں

کرد پُرسا قی وحدت جام ما

ساقی وحدت نے میرا جام پر کیا

کہا میں تاکہ سجدہ گو میں ان کوں

تو خود تخیل کر رہا ملک وجود میں

<p>یافت آدم از طفیل عشق کام          آدم نے عشق کے طفیل سے مقصد پایا</p> <p>گشت پیدا از جمال او جمال          اس کے جمال سے جمال ظاہر ہوا۔</p> <p>بچو شیطان رو بہ سودی نہ دید          میں نے شیطان کی طرح ہستی کا چہرہ نہ دیکھا</p> <p>باز یاد را در برم وصال          وصال اترت خدا کی مجلس میں رہا پاتا ہے</p> <p>حک گرو بعد ازان حرف رقم          اس کے بعد لکھا ہوا حرف نہ سٹے لگا</p> <p>لا طمع بودن ز سلطان و امیر          بادشاہ اور امیر سے بے طمع ہونا</p> <p>آہرے خود نہ یزی بہر روز          اپنی آہرہ نہ رکھے نہ گرائے۔</p> <p>گوشہ گیری تا نیستی در خلل          گوشہ اختیار کرے تاکہ خلل میں نہ پڑے</p>	<p>عشق بازی میکم با او دمام          میں جیتے اس کے ساتھ عشق بازی کرتی ہوں</p> <p>تاقت برہر ذرہ نور شید کمال          کمال کا سوچ ہر ذرے سے بہ جگہ</p> <p>آگر او از قہر حق گشته پلید          وہ کہ خدا کے غضب سے پلید ہوا</p> <p>ہر کہ او شد آفریدہ از جمال          ہر کہ جمال سے پیدا ہوا</p> <p>آنچہ در روز ازل رفتہ قلم          وہ جو کہ پیدائیش کے روز پہل جگہ مستم</p> <p>نہ بد و تقویٰ چہیت امر و نقیہ          نہ بد و تقویٰ نہ چہیت امر و نقیہ</p> <p>سے مرد تقویٰ نہ و تقویٰ کیا ہے</p> <p>بہر آب نام نہ گردی در بدر          تو پانی اور دوائی کے لئے وہ بد نہ بھرے</p> <p>ترک سازی صحبت اہل دل          دو شخصوں کی صحبت کو ترک کرے</p>
---	---



بر در سلطان مرد درویش مبین  
 بادشاہ کے دروازے پرست ہنس کاہن سے بیکہ  
 گر بغاقتہ جان بر آید از قفس  
 اگر فاتح کے سبک بان چھوڑتے سے نکل جاٹے  
 تلخ بہ جلاب شیریں را چموش  
 تلخی بہت سے بجا شربت گلاب سے بیکہ  
 بر سر خوان قناعت نرسرت زن  
 قناعت کے دستہ خون پر ہاتھ مار  
 باش در گنج قناعت سرنگون  
 قناعت کے گوشہ میں سر جھکا کر بیٹھو  
 پشت پا زن تخت کیکاؤس را  
 کیکاؤس کے تخت کو بھٹو کر مار  
 گر بدست آید ترا گنج نقود  
 گرفتہ کا خزانہ تیرے ہاتھ آ جاوے  
 المخذر از حطب دنیا المخذر  
 پرہیز کر دنیا کی لذت سے پرہیز کر

گنج قارون گرد ہد سولش مبین  
 خزانہ قارون کا گڑھ سے تو بھٹی کی طریت سے بیکہ  
 چون مگس مستت مزین بزبان کس  
 کسی کی طرح پہنا پانٹہ کسی کی روٹی پرست مار  
 پیش دو نان بہر نان خواری بخش  
 کیسوں کے آگے روٹی کیسے ذلت سے کھینچ  
 ہا نیا شد دست بر فرمان شکن  
 تاکہ تجھے ضاک نافروانی کی قدمت نہ ہو  
 پامنہ از گوشہ مشہ عزالت برون  
 تنہائی کے گوشہ سے قدم باہر نہ رکھ  
 سر ہذا لطف مدہ ناموس را  
 سر ہڈی سے لیکن ہاتھ سے آبد کوڑھے  
 ورنہ داری ہمت عالی چہ سود  
 لیکن توبہ جو صدہ رکعت ہو گا تو کیا فائدہ ہوگا  
 بہر نان و زر مخور خون جبگر  
 روٹی اور تھکے سے جبگر کا خون سے پی

مسکال ہرگز نئے میند ہی  
 نخیل برگ نہیں دیکھتے ہیں بہتری  
 آبروریزندہ پر سیم و زر  
 آہنی آبروریزی کہتے ہیں واسطے باندی صمد کہ  
 مرد کم ہمت حقیر ست در نظر  
 کم ہمت آدمی نظریں مقیہ سے  
 خلق گرد درام او باد لہری  
 لوگ دربان کے سب کے مطیع ہوتے ہیں  
 ہر کہ عالی ہمت ست و باسنا  
 جو کوئی مال بہت اور سخی ہوتا ہے  
 زہد و تقویٰ چھت امر و فقیر  
 اے مرد و فقیر زہد و تقویٰ کیا ہے  
 زہد و تقویٰ نیت این کہ بہر خلق  
 یہ زہد و تقویٰ نہیں ہے کہ لوگوں کے  
 شانہ و مساوگ و تسبیح ریا  
 گنگھا و مساوگ اور مسکو کی تسبیح  
 تراخہ جیب ہمتش وارد تھی  
 اسلئے کہ اپنی ہمت کی تحویل غالب رکھتے ہیں  
 مسکال را مثل گاؤ و تر شمر  
 بنخیلوں کو مانند جیل اور گدھے کے خدا کہ  
 خوار باشند گر بود با صد ہنر  
 اگرچہ سو ہنر رکھتے ہو خوار و ذلیل رہتا ہے  
 سر فراز و بر سپہر چنبیری  
 ملکہ و امرا سماں پر سر بلند ہوتا ہے  
 عنوگر داند گناہ انش خدا  
 خدا اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے  
 لا طمع بودن ز سلطان و امیر  
 بادشاہ اور امیر سے بے طمع ہونا  
 صوفیہ ہاشمی و پوشی کہنہ روق  
 تو صوفی بنے اور پرانی گڈڑی پہنے  
 جیبہ و دستار و قلب بے صفا  
 جبتہ اور عمامہ اور دل صفا ئی سے خالی

مسکال ہرگز نئے میند ہی  
 نخیل برگ نہیں دیکھتے ہیں بہتری  
 آبروریزندہ پر سیم و زر  
 آہنی آبروریزی کہتے ہیں واسطے باندی صمد کہ  
 مرد کم ہمت حقیر ست در نظر  
 کم ہمت آدمی نظریں مقیہ سے  
 خلق گرد درام او باد لہری  
 لوگ دربان کے سب کے مطیع ہوتے ہیں  
 ہر کہ عالی ہمت ست و باسنا  
 جو کوئی مال بہت اور سخی ہوتا ہے  
 زہد و تقویٰ چھت امر و فقیر  
 اے مرد و فقیر زہد و تقویٰ کیا ہے  
 زہد و تقویٰ نیت این کہ بہر خلق  
 یہ زہد و تقویٰ نہیں ہے کہ لوگوں کے  
 شانہ و مساوگ و تسبیح ریا  
 گنگھا و مساوگ اور مسکو کی تسبیح

چون خرابی پے نان و علف  
 بان اور جانے کیلئے حق گم کی طرح  
 خویش را گوئی منعم مردانہ مرد  
 اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں منعم میں اور ہوا  
 خویش را گوئی منعم شیخ زامن  
 اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں منعم کا شیخ نہیں  
 چشم پوشی ہجو شیطانِ دغل  
 حکم شیطان کی طرح چشم پوشی کرتا ہے غلط فہمی سے  
 ہر نفس شیطان ترا یارت بود  
 ہر دم شیطان ترا یار ہے۔  
 دل او در گاو و خوک جیلہ ساز  
 دل لگائے اور گاو سے ہر تہ لے مید کر نوے  
 فکر باطلہا کند رویت سیأ  
 یہودہ فکر ترا منہ کاہ کرتی ہے  
 ہاں چراخوانی نماز کے بے شعور  
 جیلا سے بے شعور تو ایسی نماز کیوں پڑھتا ہے

پیش و پس گرد مریدان خلف  
 نالایق مردانگے اور حقے بہتا ہے۔  
 چون بیٹنی چند کس بیہودہ گرد  
 جب کہ تو چند لوگوں کو یہودہ پھر فریاد لیکتا ہے  
 دام اندازی بلے مرد و زن  
 تو حال نکلتا ہے مرد اور عورت کے لئے  
 وعظ گوئی خود نیازی در عمل  
 وعظ کہتا ہے خود عمل میں نہیں لاتا ہے  
 مکرو تلبیس و ریا کارت بود  
 مکرو تلبیس اور دکھاؤ تیرا کام ہے  
 چون شوی استناہ از بہر نماز  
 جب تو نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے  
 آن نماز تو شود آخر تباہ  
 وہ تیری نماز کو تباہ ہوتی ہے  
 چون در ایمان قدم آخر قصور  
 جب کہ تیرے ایمان میں آخر قصور پڑتا ہے

چشم پوشی دل بود جائے گرو

آنکہ بند کہ لیتا ہے دل دوسری جگہ گری ہوتا ہے

چشم پوشیدہ است از خلق و جہاں

لوگوں اور جہاں سے آنکھیں بند کئے ہے

شد فنا ذات بقا شدھا وصلش

فنا ہوئے ذات بقا میں کو حاصل ہے

عیب خود مین عیب بر فرم مکن

اپنا عیب دیکھ لوگوں کا عیب مت کر

نفس کا فرار بخش بشکن نفس

اس نفس کا فرار کر توڑ یہ پنجہ را

جا کنی در آشیان وصل خویش

پہنچا اس کے آشیانے میں جگہ کرے

رہزنا نہ رہزنا تندرہزنا تندرہزنا

راہ نہ رہی راہ مار ہیں راہ مار

چند گری در بدرائے بحیب

کب تک در جد سے بے شرم ملتا ہے گا

بر مصطلح چون نشینی قبلہ رو

جیہ کہ درجا نمازہ قبلہ کی طرف منہ کی ہوتی ہے

خادماں گویند این شیخ زمان

عام کہتے ہیں کہ شیخ زمانے کا

شیخ را لاہوت باشد منزلش

شیخ کی منزل اہوت ہے -

از ستایش خویش تن را گم مکن

تعلیق سے پنے آپ کو گم نہ کر

لے گرفتار آمدی در بند نفس

لے ڈال گرفتار ہے نفس آمدہ کی قید میں

تا کنی پرواز سوئے اصل خویش

تک تو پہنی اس کی طرف پرواز کرے

این خوشامد گوئے چندین ایام

یہ چند اہم تعلیق کرنے والے

چند باشی از مکان خود جدا

کب تک تو اپنے مکان سے جدا ہے گا

فنا ہوتے ذات بقا میں کو حاصل ہے

خود بدہ انصاف اہل دخل  
 تو خود ہی انصاف کر اسے فریبی  
 با تو ہر از مست شیطان و مبدم  
 تیرے ساتھ ہر ذبے شیطان ہر گمزی  
 حُب دینار شتہ ز ناز شت  
 دنیا کی محبت شہرے کے منیر کا ڈور ہے  
 دل نہ شد ہرگز خلاص از حرص و آز  
 دل نہ ہو ہرگز خلاص میں اور دلچ سے  
 گم نہ کر دی سجدہ از روئے نیان  
 تو نے کبھی بے دل سے سجدہ نہ کیا  
 از تضرع سر نہ سودی بر زمین  
 عاجزی سے کبھی تو نے سر نہ گھسائی  
 میسکنی طاعت تو از بہر ریا  
 تو عبادت کر کہے دکھانے کے لئے  
 تا بدانند خلق مرد او لیاست  
 تاکہ لوگ جانیں دی مرد ہے

دل پرست از کبر مصحف و بخل  
 کہ دل بھرا ملے مجھ سے اسقرآن جانی میں  
 کے شوی در راہ حق ثابت قدم  
 تو کب ہو گا خدا کی راہ میں ثابت قدم -  
 سدرہ ریش ذوق دستار است  
 وہ خدا کے حق سے کتنے دلچسپی دار میں چکا ہی ہے  
 گم نہ کر دی از حضور دل ہنسا  
 تو نے کبھی دل کو موجود کر کے نماز نہ پڑھی  
 تا شود در آ رحمت پر تو باز  
 تاکہ جسے کے دروازے تجھ پر کشا وہ ہوں  
 کوری دینا نہ شد چشم یقین  
 تو انہ حسابے اور یقین کی آنکھ دیکھنے وال نہ پرتی  
 گم نہ کر دی سجدہ از بہر خدا  
 تو نے کبھی خدا کے لئے سجدہ نہ کیا  
 مستقی پر سیزگار و پار سلامت  
 مستقی اور پر سیزگار اور پار سلامت ہے

صوفیہم گوئی تدری سینہ صاف  
 وقت ہے میں صوفیوں اور سینہ نہیں رکھتے  
 نفس کا فریض داری درکین  
 نفس کا فریض گمات میں لگا ہوا ہے  
 مے کشائی دست از بہر دہا  
 تو دہا کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے  
 مے کنی از مکر عالم را مطیع  
 مکر کے چلنے کے لوگوں کو اپنا تابع کرنا ہے  
 شیخ میگوئی تو تیجے بدست  
 اپنے آپ کو شیخ کہتا ہے اور تیجے ہاتھ میں لے لیا ہے  
 یک نے داری دران صد آرزوست  
 ایک دل دیکھتا ہے اور اس میں سو آرزوئیں ہیں  
 لے رخت از بغض و کبر راسته  
 لے تیرا رخ و نشی اور غرور سے آراستہ ہے  
 لے بچل آن اس منہ ز رشت بلید  
 لے نادانی سے بھرے ہوئے ہر اور تاپاک

تو دہا کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے مکر کے چلنے کے لوگوں کو اپنا تابع کرنا ہے اپنے آپ کو شیخ کہتا ہے اور تیجے ہاتھ میں لے لیا ہے ایک دل دیکھتا ہے اور اس میں سو آرزوئیں ہیں لے تیرا رخ و نشی اور غرور سے آراستہ ہے لے نادانی سے بھرے ہوئے ہر اور تاپاک

از کراستہا خود شینجا ملاف  
 اپنی کراستوں کی لئے شیخ ڈونگ سے مار  
 بہر شہرت مے نشینی اے لعین  
 میں تو نے ملعون شہرت کے لئے پیشوا ہے  
 مزد و خواہی از عبادات بریا  
 دیکھنے کی عبادت کی مزد و بھٹو ہونا ہے  
 مے وہی تسکین منم فردا تشنوع  
 یہ ذکر تسلی دیتا ہے کہ کل قیامت کریں تیسرا شیخ  
 صد تے داری ہنال میت پرست  
 او میت پرست عزت تو پرستید مکنندہ ہے  
 چاک دل از دست تو صد چارومت  
 دل کا چاک سو جگہ تیرے ہاتھ سے رنگی ہونا ہے  
 از نفاق وار صد پیراسته  
 دور دینی اور حمد سے سزاوار ہے  
 خویش را گوئی منم چون با یزید  
 تو اپنے آپ کو کہتا ہے کہ میں یزید کے مانند ہوں

خویش را گوئی کہ ہستم با خبر  
اور سہ پہلے آپ کو کہتا ہے کہ با خبر ہوں

شد دولت رشک بتان آردی  
تیرا دل آرد کے بتوں کو شرمانے والا ہے

چون غلیل اللہ بنا کن خانہ را  
حضرت ابراہیمؑ کی طرح کہہ تجار کہ

از تخیر دور باش لے بے ادب  
لے گتا رخ عز دور سے دور ہو

جاہلی چون خرقہ رومانی بہ گل  
قرمان بہ گدھے کی طرح دلیل میں بیض ہے

قامت حرص ہو ایت خم نہ شد  
تیری حرص و ہوا کا تہ جھکا نہیں

کے شود کشوف اسرار خدا  
نہا کے عیب ہرگز ظاہر نہ ہو دیں گے

کے کند لوز خدا اور دل نزول  
خدا کا نور تیرے دل میں کیونکہ آئے گا

از تخیر مے کنی ہر سو نظر  
آگمندے ہر طرف نظر کرنا ہے

بت پرستی میکنی ہم بت گری  
بت کو پوجنا بھی ہے اور بت کو بنا بھی ہے

بت شکن بر ہم بزن تیخانہ را  
زبت کو توڑ ڈال اور بت خانہ کو ٹوٹا ہے

چند مغروری تو بر اصل و نسب  
تو کب تک اس اور نسب پر گن کرنا بیجا

پرستی صد ہوس داری بدل  
تو بڑھا ہو گیا اور سو آرزوئیں مل میں کتا ہے

آرزوئے تو ہرگز کم نہ شد  
تیری آرزوئیں ہرگز کم نہیں ہوئیں

دل چو آلود دست از حرص و ہوا  
میب کہ دل حرص و ہوا سے آلود ہے

صدقتا اور دولت کے پواغضوب  
لے یہ ہر وہ بگاڑی سو آرزوئیں تیرے دل میں کتا

این فضولی ہا ممکن اخوذ پرست  
 نے خود پرست یہ زیادتیاں مست کر  
 پس چرا قانع نمی بر خشک وتر  
 پھر تو قناعت کیوں نہیں کرتے خشک تر  
 نفس اتارہ ترا آوارہ کر و  
 نفس اتارہ نے تجھے آوارہ کیا  
 مے کند پیر و جوان را ناشکیب  
 بڑھے اور جوان کو بے سہر بناتی ہے  
 ہر کہ عاشق شد بر او گشت علق  
 جو کس پر عاشق ہو، خدا کا تا قرین بڑا  
 مولوی گفتہ رُوئے امتحان  
 کہ حضرت سولانا دم نے قبر کی بات کہی ہے  
 این خیالست و محالست جنون  
 یہ صورت خیال ہے اور محال ہے اور دیوانگی  
 آن علی شدہ ایٹے ملک نبی  
 وہ علی کہ حضرت نبی کے ملک کے حاکم ہوئے

دین و دنیا ہر دو کے آید بدست  
 دین اور دنیا دونوں کا ہاتھ آسکتے ہیں  
 بر تو قسمت میر سداے بیخبر  
 تجھے تیرا حصہ ہے لے بے خبر  
 حرص تو دلق قناعت پارہ کر و  
 تیری حرص نے قناعت کی گندی جاک کر ڈالی  
 ہست دنیا پیر زال و پر فریب  
 دنیا بوزھی عورت فریب سے بھری ہے  
 عارفان دا دنیا اول صد طلاق  
 خدا شناسوں نے لے سے سوطلاق میں دیں  
 این سخن در گوش داری آجوان  
 یہ بات لے جوں کان میں رکھو  
 ہم خدا خواہی و ہم دنیا سے دون  
 تو خدا کو بھی چاہتا ہے اور کہیں دنیا کو بھی  
 بہر دین دل کند از دنیا علی  
 دین کے واسطے حضرت علیؑ دنیا سے بڑا ہوسئے



آن علیؑ زوج قبول پارسا

وہ علیؑ پر بہتر گار بنی حضرت فاطمہؑ کے غلام

تا نیاید در نکاح اولیا

تاکہ ولیوں کے نکاح میں نہ آوے

وین خود کردہ برا او تلف

شے دین کو اس کے لئے برباد کیا

کرد بر خود خون آن سید مباح

اسے اس سید کے خون کو پینے اور برباد کیا

کرد اور اردو عالم پائمال

وہ تو یہاں میں اس کو پائمال کیا

تلخ گردان کام از نان یزدید

پینے تاکہ کو بڑی کی رونگی سے تلخ کر

نفرتے گیری ز زال حیلہ ساز

اس حیلہ کرنے والی برا حیلہ ساز نفرت کرے

از خدا خواہی امان اے بے خیر

اے بے خیر تو خدا سے امان جا ہے۔

آن وصی مصطفیٰ شیر خدا

وہ مصطفیٰ کے وصی اور خدا کے شیر

زال دنیا را چنان زد پشت پا

دنیا کی بڑھیا کو اس نے تلوار مار سی

بہر دنیا آن یزید تا خلف

اس نالائق بڑھینے دنیا کے لئے

زال دنیا چون درآمد در نکاح

دنیا کی بڑھیا جب اس کے نکاح میں نی

داو یاری ہمچو کس لا پیر زال

اسے لڑھی دنیا نے جس شخص کی جب مدد کی

چون خوری پس خوردہ خوان یزدید

بڑھیا کے خوان کا بیجا ہوا کیوں کھا تا ہے

گر نسیقت پر وہ از رُسے مجاز

مگر نہ لکے چہرہ سے پردہ الٹ جاوے

دشست رُسے او چو آید در نظر

جب کہ اس کا بدصورت چہرہ نظر آئے

یہ شعر حضرت علیؑ کے فرزند زین العابدینؑ کے ہیں

یہ شعر حضرت علیؑ کے فرزند زین العابدینؑ کے ہیں

یہ شعر حضرت علیؑ کے فرزند زین العابدینؑ کے ہیں

یہ شعر حضرت علیؑ کے فرزند زین العابدینؑ کے ہیں

یہ شعر حضرت علیؑ کے فرزند زین العابدینؑ کے ہیں

در حقیقت سرسبز گلشن بود  
 اور سج بج با گل جہاز جو جاتی ہے  
 گرداری از تہیدستی منال  
 اگر تیرے پاس کچھ نہ ہو تو عطشی کی خوشگامت کو  
 شیوہ اہل دول باشد غل  
 دو تہندوں کا طریقہ کو فریب ہے۔

گر بدست آید خورد خون جگر  
 اگر لاقہ آجائے تو جگر کا خون پینے میں  
 بیگنہ کر دند یوسف را سچاہ  
 حضرت یوسف کو بیگناہ کو نہیں ہی ڈا

حال زار یوسف کنعان بیلین  
 حضرت یوسف کنعان کی خواب حالت پر لفظ کر  
 کس نیاید از تخت سردر نظر  
 تو ظہیر کے سبب سے کوئی تیری نظریں دیکھا  
 گم گئی خود را تہ ترسی از جزا  
 اپنے آپ کو گم کرے گا اور درجہ اسے نازیگا

آئیے از دور چون گلشن بود  
 آج دور سے باغ ایسی نظر آتی ہے  
 سخوت آرد مر تر اہل و منال  
 مال اور جا نہ لہ لہ کو مغزور بناتے ہیں  
 نیست رھے حد دل اہل و دول  
 دو تہندوں کے دلوں میں رتم نہیں ہے۔

اہل دنیا بہر سیم و مال و زر  
 دنیا دار چاندی اور مال مار سونے کے لئے  
 آن شنیدی کہ ہلے عتر و جہا  
 تونے وہا سٹنا ہے کہ مرمت اور تمہ کیجئے  
 از حسد بے جمنے اخوان بیلین  
 حسد کے سبب سے بہاؤ کی بے رحمی دیکھ  
 بر سر تہ باشد ترا اگر تاج زر  
 اگر تیرے سر پر سونے کا تاج ہو گا  
 بلکہ رو تابی چون مزد و اور خدا  
 بلکہ مزد و تابی چون مزد و اور خدا  
 بلکہ مزد و تابی چون مزد و اور خدا

حصہ افزوں میشود ان مال و زر  
حصہ مال و زر سے بڑھتی ہے

پادشاہان را بسین کز بہر مال  
بادشاہوں کو دیکھ کر مال کے لئے

ریح جاویدی گدائے بینوا  
تو نے کسی جنگ ایک بدر و سلمان فقیر کو دیکھا ہے

دولت آرد کبر را بیدین کند  
دولت تلخ پیدا کرتی ہے اور بیدین بناتی ہے

دوستانِ حق کہ سیزار تدارو  
ند کے دوست کہ جس سے سیزار ہیں

حب دنیا چون کند بر دل نگاہ  
دنیا کی محبت جب کہ دل پر نظر کرتی ہے

کور گرد و روشن چشم یقین  
یقین کی روشنی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے

بہر طاعت لقمہ باچسماں  
جہالت کے لئے مسلاں لقمہ کار ہے

قطع گرد حسب فرزند و پدر  
بچہ اور بچہ کی محبت دولت کی محبت میں کٹ جاتی ہے

خون اخوان و پدر و آئند حلال  
بھائیوں اور باپ کا خون مسلاں جلتے ہیں

رو بگرداند چو فرعون از خدا  
کہ جس نے فرعون کی طرح جھٹلے وہ گردان کی ہے

نفس کا فر کفر را تلقین کند  
نفس کا کفر کا سبق پڑھاتی ہے

چھت حکمت سچ میدانی درو  
تو جانتا ہے کہ میں کیا راز کی بات ہے

دل چو خار اگر روشن سخت مریاہ  
دل تھری طرح سخت اور سیاہ ہر باہ ہے

بستہ گرد و بعد از ان در آدین  
اس کے بعد میں کے در و تو بہ پہنچتے ہیں

تا میفرزاید ترا رنج و طلال  
تا کہ تجھے رنج و طلال دے دے

لقمہ شبہہ چو افتد در شکم  
 شبہہ کا نوازیب ہیٹھ میں پڑتا ہے  
 چون بخوابی لقمہ لے ناولن زار  
 چون کہ زائے ناولن مرے کا نوازیب ہوتا ہے  
 بر تو یا بد دوست گرا این حیلہ ساز  
 اگر حیلہ گرفتہ پر قدرت ہوتا ہے  
 چشم شہوت چون کشاید آن لعین  
 جب کہ وہ من نفس شہوت کی آنکھ کھولتا ہے  
 چون بختیز مر ترار سوا کند  
 فرود کی طرح تھمہ کو بہ نام کرے گا  
 پس نیاید کار تو علم و عمل  
 بس علم و عمل تیرے کام آئے گا  
 نفس کافر تا بود ہمراہ تو  
 یہ نفس با زبان جیب تک کہ تیرے ساتھ رہے گا  
 گر تو مردی نفس کافر را بخش  
 اگر تو مرد ہے تو نفس کافر کو بار ڈال !

قوت او مے کند سر رشته کم  
 اوس کی قوت اصل مدعا کو کم کر دیتی ہے  
 نفس گردانند دنان حرص باز  
 تو نفس اندر حرص کا منہ کھولتا ہے  
 دست بہر ظلم گردانند دراز  
 تو ظلم کے لئے ہاتھ دراز کرتا ہے  
 کور گرد و دیدہ اہل القسین  
 عین دلوں کی آنکھ اندھی ہو جاتی ہے  
 شہوت حرص و ہوا پیدا کند  
 حرص و ہوا کی خواہش پیدا کرے گا  
 از دخل افتد در ایمانت خلل  
 اور بکھوٹائی سے تیرے ایمان میں خلل پڑے گا  
 آتش دوزخ بود جا نگاہ تو  
 دوزخ کی آگ تیری جان بکھانے والی ہوگی  
 در نڈاری دسترس بنشین بخش  
 اور نڈاری قدرت نہیں رکھتا ہے تو خاموش بیٹھ

چون زمان رو در پس پردہ نشین  
جا خودوں کی طرح جوئے کے لیے بیٹھ

بچھو میزبان در پس مردان گرد  
بہبودوں کی طرح مردوں کے کچھے دست پھر

مثل شیطان ملام مردان را مرغان  
شیطان کی طرح مردوں کی راہ دست مار

بگذرد از شہوت حرص و ہوا  
شہوت اور حرص وہوا کو ترک کرے

نفس را چون صید آرد در کند  
نفس کو شکار کی طرح کند میں آوے

بسکند با چنگ بہت این نفس  
بہت کو بچے سے اس نفس بد، کے بھجور کونٹے

نوز تا بد بردل از مہر کمال  
کمال کے آفتاب سے دل پر نور بچکے گا

نفس را سازی بفضل حق اسیر  
نفس امارہ کو خدا کے فضل سے تہدیک بنائیگا

گر ہمداری بہت مردان دین  
گر تو دیندار لوگوں کی ہی بہت نہیں ہکتا ہے

گرد دست تو نیاید کار مرد  
اگر تیرے ہاتھ سے مرد کا کام نہ ہو سکے

لے مخنث نے تو مری کے ڈون  
لے مخنث نے تو مری ہے نہ عورت

مرد باید تا بند بر نفس پا  
مرد کو چاہئے کہ نفس پر قدم رکھے

دست بہت را بر فرازد بلند  
بہت کا ہاتھ اور نچا بلند کرے

دست را کوتاہ آرد از ہوس  
ہاتھ کو ہوس سے کوتاہ کرے

گر خوری یک لقمہ از وجہ حلال  
گر تو یک لقمہ حلال کی کئی کا کھائے گا

گر شوی از لقمہ شبہ نظیر  
اگر تو شبہ کے لقمہ سے نفرت کرنا لاہو گا

پر تو اندازہ آئینہ ہر نگار  
 محب کا مگر دل کے آنے میں نظر آئے سما  
 ہر طرف تاباں جمال یار مین  
 ہر طرف بارگاہ روشن جمال دیکھ  
 سوز و ساز اوست و ہر طنطنہ  
 اسی کا سوز ساز ہے ہر آواز میں  
 جملہ ذات حق بود اے خیر  
 اے خیر سب کچھ وہ ذات حق ہے  
 اوست و ہر فردہ پیدا و نہان  
 وہی ہے ہر فردے میں ظاہر اور پوشیدہ  
 اما ترا این قافلہ منزل برد  
 تاکہ تجھ کو یہ قافلہ منزل برے جانے  
 جلوہ گر دست و ہر شے نگار  
 محبوب نے ہر چیز میں جلوے کئے ہیں  
 یک نفس یک دم مباحث از حق جدا  
 ایک دم بھی خدا سے جدا مست ہو

دل شود روشن ز نور آئینہ دار  
 دل سے آنے کی طرح روشن ہو جا  
 چون کشائی چشم اے اہل یقین  
 جب سے صاحب یقین تو آنکھ کو سے  
 یار راسخ مین تو در ہر آئینہ  
 توہر آنے میں بارگاہ دیکھتا رہ  
 ہر چہ آید در نظر از خیر و شر  
 ہر کچھ نیکی برائی سے نظر میں آوے  
 اوست دراز حق و سما و لامکان  
 وہی ہے زمین اور آسمان اور لامکان میں  
 پاس دار انفاس سے اہل خود  
 اے غافل اپنے سانسوں کی گنجبانی کر  
 اوست پیدا و نہان و آشکار  
 وہی ہے ظاہر اور پوشیدہ اور کھلم کھلا  
 ہوش در دم دارے مرد خدا  
 اے مرد خدا ہر دم ہوشیار رہ

نہی گردان از دل خود ماسوا

ہموں اپنے دل سے نفی کر

زنگ دل از صیقل پاک کن

دل کے زنگ کو لاکے صیقل سے پاک کر

ارجم ذات او چو بر دل نقش بست

جب کہ اس کی ذات کے علم نزل پر نقش بندھا

گشت چون بر نقش دل نقش آگہ

جب کہ دل کے نقش پر خدا کا نقش ہوا

چون شوی فانی تو از ذکر خدا

جب کہ تو خدا کی یاد سے فانی ہو سے گا

چون بمانی با خدا یا بنی وصال

جب تو خدا کے ساتھ رہیگا قرب پارنگا

ہر کہ شد در بحر عرفان آشنا

جو کہ خدا شناسی کے سمند میں تیرنے والا ہوا

آب دریا چون زند موج دیگر

دریا کا پانی جب کہ دوسری موج مارتا ہے

تا نگنجد در دولت غیر از خدا

تا کہ تیرے دل میں خدا کے سوا نہ رہے

سینہ با تیغ محبت چاک کن

سینے کو محبت کی تلواری سے چاک کر

سکہ ضرب محبت خوش نشدت

محبت کی کنگال کا سکہ سونے کے ساتھ بیٹھا

غیر نقش اللہ رساے دل مخواہ

اپنے دل کے نقش کے سوا کسی کا نقش مت چاہ

راہ یا بنی در حرم کبریا

خدا کی پارنگاہ میں راہ پائے گا

خویش را گم سازے صاحب جمال

پس اپنے آپ کو لے صاحب کمال گم کر

ذره ذره قطره دانند از خدا

قطرے کے ذرے ذرے کو خدا سے جانتا ہے

در حقیقت آب باشد جلوہ گر

حقیقت میں وہی پانی جلوہ گر ہوتا ہے

آب چون گردی نہ ماند جسم تو  
 جب کہ تو آب ہو جائیگا تو نیز جسم تیری نہ رہے گا  
 خویش را گم ساز تا گرد و عیان  
 تو اپنے آپ کو گم کر تا کہ ذات حقیقت ظاہر ہوئے  
 آب جو را بازار دریا مجو ۴  
 پھر پھر کے پانی کوہ یا تھی مت ڈھونڈ  
 چون نیا شنی یار باشد یار تو  
 جب تو نہ رہے گا یار شنی یار ہو جاوے گا  
 ہر تو گرد و روشن اسرار نہان  
 یہ پوشیدہ ہجید تجھ پر روشن ہووے  
 تو در گم شو وصال این دستیں  
 تو اس میں گم ہو جاوےصال کا درجہ یہی ہے  
 یا تو گویم این سخن را گوش دار  
 میں تجھ سے یہ بات کہتا ہوں تو کان لگا  
 بیشک اندر محفل جانان رسید  
 بیشک محبوب کی محفل میں پہنچے

نفس آب چون جہا بہت جسم تو  
 نفس پانی ہے اور جسم تیرا ماند پھیلے ہے  
 چون العف ولام میگرد و نہال  
 جس طرح العف لام میں ہوتا ہے پوشیدہ  
 گشت فاضل چون بدریا آب جو  
 جب کہ نہر کا پانی سیا میں پہنچے -  
 تا توئی کے یار گرد و یار تو  
 جب تک کہ تو ہے کب یار تیرا یار ہو جائیگا  
 مولوی فرمود در نظر مسلم این  
 سلاکے دوہم نے فرمایا لکھ میں یہ بیان  
 تو مباحث اصلا کمال این دستیں  
 تو ہرگز دست رہ کمال کا درجہ یہی ہے  
 بشنوا ز من کہ تو ہستی پوشیا  
 سن مجھ سے اگر تو ہو پوشیا رہے  
 ہر کہ این تپد از من عاشق شنید  
 جس نے مجھ عاشق سے یہ نصیحت سنی



ہر کہہ و از خوش تن بیزار گشت

جو کہ اپنے سے بیزار ہوا

ہر کہہ او سر باخت اندر کوئے او

جس نے کہ اس کے کوہے میں اپنا سرو با

یک نگاہے گرفت سویم نگاہے

ایک نگاہ میری طرف اگر محبوب کرے

عاشق دیوانہ و سرگشته ایم

ہم عاشق دیوانے اور سرگشتہ ہیں

ہر کہہ پوسے بشنوم از پوسے او

جیسا کہ اس کی خوشبند سے ایک ہلکے گھوڑے کا

سنبیل از کیسویے او شد تا بدار

سنبیل اس کی زحمت سے بچیدار مس دینی

صد زبان در وصف او سون

سہی اس کے وصف میں سوزبان نکالے ہے

زگس بہار چشم از سرگشتہ

زگس جیسا ہے باطن کی آنکھ کھول کر

بیشک آنکس محرم اسرار گشت

بیشک وہ بھید دل کا راز دار ہوا

بنگر دقتد بار جانان سوئے او

آنکھ تپے تو بار محبوب اس کی طرف

جان چہ باشد گر بود صد جان نشا

ایک جان کی کیا حقیقت ہے اگر سو جانیں نہ نکلا

یار جو یاں گرد ہر در گشتہ ایم

یار کو ڈھونڈتے دور بھرتے ہیں

مست ز نغمہ بخیب از کوئے او

بخیب تھا اس کے کوہے سے ہاؤں تھ

لالہ از رخسار او شد داغدار

لالہ اس کے رخسار سے داغدار ہوا۔

غنجیہ با صد شوق پیرا من درید

غنجیہ شہزادوں کے ساتھ اپنا پیرا من بھلائے ہے

جام زرین برکت سیمیں ہنار

سونے کا پیالہ چاندی کی پھینیل پر رکھا

سبز و خرم گشت سمر تاپٹے او

سے بیکر ہاڈن تک سبز و خرم تاپٹے ہوا

ہر یکے بانطق واقرار و گر

ہر ایک سمر تاپٹے ہوا سبز و خرم تاپٹے ہوا

بیر زبان فار نڈازٹے گفتگو سے

زبان پر اسی کا ذکر جاری ہے۔

سینہ بریان شد ز سوز دل کباب

دل کے سوز سے سینہ بھی کر کباب ہوا

این ترانہ دال سوز آغا ز کرد

اس نغمے کو سوز دل کے ساتھ گانا شروع کیا

سوز و ساز او ست در ہر طنطنہ

اس کے ساتھ گانے کا سوز ہر آواز میں ہے

شع و گل پرواز بلبل ہم لذت

شع اور گل اور پرواز بلبل ہم لذت ہے

یوم صحرا بلبلستان و گل

جنگل کا آواز اور باغ کی بلبل

شکل سہرا و قامت زریبا او

سہرا و قامت اس کے زریبا قد سے

بلبل و قمری بہستان نوہر گر

بلبل اور قمری باغ میں نوہر گر ہیں۔

ہر طرف برخواست از دیکے ہوئے

اس سے ہر طرف شور و غوغا مچا ہے

این شنیدم نغمہ چنگ در باب

میں نے یہ چنگ و در باب کا نغمہ سنا

مطرب از شوق طرب چون ز کرد

مطرب نے شوق کے شوق سے جہاں جہاں

یار زانے مین تو در ہر آئینہ

تو ہر آئینے میں یار کو دیکھتا رہا

ہر چہ مہنی در حقیقت جلا دوست

جو کچھ کہ تو دیکھے حقیقت میں سب ہی ہے

ہر چہ آید در نظر از جز و و کل

جو کچھ چھوٹی اور بڑی چیز نظر آتی ہے

عراقان را نقش چہ زیریا چہ نشت

عراقانوں کے لئے کیا تختیاں اور کیا بنائے نقش

مرغ و مای مار و مور و شیر بہر

مرغ اور کھیل اور سانپ اور چوٹی اور ہیر

سنگ خار العل و یاقوت و گہر

سخت پتھر اور لعل اور یاقوت اور موتی

ہرچہ باشد آب آتش باد و خاک

جو کچھ کہ ہے پانی اور آگ اور ہوا اور خاک

قادرے کو آفرید از قطرہ آب

ایسا قدرت والا کہ اس نے پانی کی بوند سے

گوہر جان مطلع انوار او مست

جان کا گوہر اسکی روشنیوں کی جگہ کی جگہ ہے

یار در تو پس چہ انی ہے شبہ

یار تجھ میں ہے پس تو کیوں بے خبر ہے

اے گرفتاری بہ بند نام و تنگ

اے نام و ناموں کی قید میں گرفتار

صوت ہرنیک بدر خود نوشت

ہرنیک و جب کی صورت خود اس کی لکھی ہے

چشمہ حیوان و باران برق و بار

چشمہ حیات اور عینہ اور بھل اور بادل

ظلمت شب تیرہ نور ماہ و نور

تاریکیات کی تاریکی چاند اور سورج کی روشنی

جملہ را مخلوق کرد از ضعیف پاک

میں نے سب کو اپنی قدرت پاک سے پیدا کیا

نقش بستہ در صدف از خوش آب

آبدار موتی کا سبب میں نقش باندھا

معدن جان مخزن اسمرا و مست

جان کی کان اسکے مجیدوں کا خزانہ ہے

یار در خود تو چہ گردی در بدر

یار خود تجھ میں ہے تو کس لئے کہہ بد بخت ہے

شیشہ ناموس را بکن سنگ

ناموس کے شیشہ کو پتھر پر توڑ

اوست پیدا اور تو تو از خوش گم  
 وہ تجھ میں ظاہر ہے اور تو اپنے سے بڑھتا ہے  
 ناگہاں بر خیزی آتی در خاک  
 یکدگی تو مٹ کر خدا میں پڑے گا  
 ناکہ از گورت بر آید این صدا  
 یکدگی تیری قبر سے نکلے گی آواز  
 حیف باشد چو نابینا رومی  
 افسوس ہے کہ تو نصیب کی طرح جاوے  
 اے خلیفہ زاوہ بس نابکار  
 اے حضرت آدم کے بیٹے بس کہ تالین کام سے  
 رحم کن بر حال خود اے بواہوس  
 اے بواہوس اپنی حالت پر دم کہ رحم کر  
 با خدا ہر دم ہے گوئی دروغ  
 تو خدا سے ہر دم جھوٹ بولتا ہے  
 ہر زمان گوئی کہ من تو کہہ نہم  
 تو ہر دم کہتا ہے کہ میں تو کہہ نہم

مرگ آید ناگہاں گوید کہ تم  
 اچانک موت گر کہنے والی ہے کہ اٹھ  
 روز محشر منفصل خیزی در خاک  
 قیامت کے روز فرسندہ قبر سے اٹھے گا  
 حسرتا وحسرتا وحسرتا  
 آہ حسرت ہے حسرت ہے بڑی حسرت  
 کور و کر بر خیزی در سواشوی  
 اندھا اور میرا اٹھے اور پھر جناح ہونے  
 تا بچے بیگانہ گردی ہوش دار  
 کب تک تو بیگانہ بیگانہ ہر شے میں آ  
 باز گرد تو یہ کن در ہر نفس  
 خدا کی طون جمع کر اور ہر دم تو کہ  
 از دروغ تو چہ افزائی فروغ  
 جھوٹ سے کیا چیز فروغ ہو گا۔  
 سچ اغیار از دل خود کہہ نہم  
 خدوں کی بیڑی سے اکھاڑتا ہوں

چون شود فردا ز سر گیریم کار  
 جب کل ہوگی کامئے سرے خوشی کرینگے  
 روئے دل شویم ز آب تو بہ باز  
 دل کے چہرہ کو توبہ کے پانی سے دھو ڈنگا  
 گوش نفس خویش را مالش و ہم  
 اپنے نفس امامہ کو گوشمالی دوں گھا  
 عہد و پیمان بگنی چون شب شود  
 جب رات آتی ہے عہد پیمان توڑ ڈالتا ہے  
 بگذری از ہر چیز باشد کم و بیش  
 سب جو کچھ کہ کم اور زیاد ہے اس سے ہرگز نہ  
 ساقی ہر و شراب لبس ناب  
 چاند کی صورت والا ساقی اور خالص میخ شرب  
 شاہد خورد شید رو و تمد خوئے  
 عشق تو خیزد صورت اور تیرے خو  
 گر بدست آید در آن خوش نشکشی  
 اگر حیرت آتا آجائے تو اس کو اپنی آنسوؤں میں دیت ہے

دل ز خاد عشق او سازم نگار  
 اس کے عشق کے کانٹے سے دل کو زخمی کرینگے  
 با وضوئے خون دل سازم نماز  
 پھر دل کے خون سے وضو کر کے نماز ادا کرونگا  
 از ہوا و ہستے خود وار رہم  
 ہوا اور خود ہی سے آزاد ہوں گھا  
 دل پے جو پائے این مطلب شود  
 دل میں مطلب کے ڈھونڈنے کے چلے رہتا ہے  
 دل بشو از مگر باطلہا خویش  
 غلام رہے کہ توبہ نہ ہو دہر و دل دگر دھو  
 مطرب دل برد آہنگ رہا  
 اور گویا رگ کی لاپ بھٹل لہجا نیولے ہیں  
 دلبر خاد نگر دین عشوہ جوئے  
 حل کئے جاؤ والا بیدار ہے جان کا تار کس نے لایا ہے  
 شربت ہر تلخ و شیرین سا چشتی  
 ہر کھٹے اور میٹھے شربت کو آچکتا ہے۔

صرف بیباکی کنی اوقات شب

تورات کے وقتوں کو بے پردہی سے فرج کر دو

تاسحر باشی درین غنم مبتلا

تو تو صبح تک اس غنم میں مبتلا رہے

عصمت بی بی بود بے چلاری

تج کہ ہے کہ بی بی کی پاکدامنی پانچ ہرگز ہے

بانے خواہی مراد خویشتن

بہر یا ہتا ہے اپنی مراد

یکہ از ابلیس ملعون کتسری

بلکہ بیچ پر چھوے تو ملعون ابلیس سے کتسری

دست ایمانت بندال پس گریہ

تیرے ایمان کے ہاتھ کو دانوں سے کاٹا

از عبادت کاہلی و تاستام

عبادت سے کاہلی ہے اور تاستام

آسچہ تو کردی گے شیطان نکرہ

جو کہہ کر تو نے کہا ہے کہی شیطان نے بہنہ کیا

گر شود موجود اسباب طرب

اگر خوشی کا سامان موجود ہووے

ورنہ باشد این میسر اے گدا

اور اے فقیر اگر تجھ کو یہ چیزیں حاصل ہوں

گر نیانی دست خون دل خوری

اگر ہندو کے تو دل کا خون کھائے

چون نداری شرم اسپان شکن

اے عہد کے توڑنے والے کیسے کھنکھ شرم نہیں آتی

عمر باغی طسج سرسبز جی

تو عمر بہر اپنی غامی طسج سرسبز جی

نفس بد کردار تو چون سگ پلید

بہ کار نفس نے ناپاک کتے کی طرح

شہوت و خواب خوردن داری مدام

شہوت اور خواب و خوردن تو رکھتا ہے ہمیشہ

جہل خورداری تو لے بیہودہ گرد

تو لے بیہودہ پھرنے والے گدھے کی طرح ناہوش

یافت تعلیم از تو شیطان کرو تو  
 شیطان نے تجھ سے سیکھا اور فریب کی تعلیم  
 کرو تلبیس از تو شیطان میخورد  
 کرو فریب تجھ سے شیطان کھاتا ہے  
 نفس کافر تا بود مبراہ تو  
 نازان نفس جب تک تیرا ہمراہی رہیگا  
 جہنم مردار داری در نوشت  
 تیری تقدیر میں مردار حرام ہے  
 پہر لقمہ اے سگ مردار تو  
 نے مرد کھانے کے لئے کئے کئے  
 خوارمے گردی ز بہر آب نان  
 مرداں اور پانی کیلئے تو ذلیل بہر تہا ہے  
 ہر ماں رقتند و یکس مانند  
 ساتھی چلے گئے اور تو اکیلا رہ گیا ہے  
 فکر فتن کن کہ مے آید پانگ  
 چلنے کی فکر کہ آتا ہے پیتا

از تو آموزند بازی طفل و دیو  
 روکے اور دیو تجھ سے بازی سیکھنے والے ہیں  
 ہر زمان صد بستہ بستہ سے برو  
 ہر دم کرو فریب کے سببے باندہ کرے جاتا ہے  
 آتش دوزخ بود چا نگاہ تو  
 دوزخ کی آگ تیری جان کشتا نکلی ہوگی  
 سگ صفت ان داری آدم سہ  
 لے آدم کے جیسے آدمی لے کے کی سی عادت رکھتا ہے  
 مے دوی صحر الصحر اکو بکو  
 جنگل جنگل کو بکو کہ وہ دوتتا پھرتا ہے  
 در پے سگ تاجے باشتی دوان  
 کتے کے پیچھے کب تک دوڑے گا  
 ہچو لنگ لنگ واپس مانند  
 لنگڑے لنگڑے کی طرح تو عاجز رہ گیا ہے  
 تاجے بنشیننی اے مخلوب لنگ  
 تو کب تک عاجز اور لنگڑا رہے گا

چون پنگ موت داری در تھا  
 جب کہ موت کا پینا تجربہ کیے لگتا ہے  
 تا قیامت خستی اندر گوترنگ  
 قیامت تک تنگ قبر میں سوئے گا  
 اسپ تازی زین کن و بازی بیبا  
 عربی گولہ سے پر نہیں کس کہ بازی جیتے  
 ناظر و منظور آن جانان شوی  
 اس معشوق کا عاشق اور منظور بنیگا۔  
 ساقی ہر دم لبالب ساغر است  
 ساقی ہر دم لبریز پیالے کو دیا ہے  
 عاقبت بر کرے مقصد نشست  
 آخرت میں مقصد کی کرسی پر بیٹھے گا۔  
 گر یہ کہ دین بیت را با سوز گفت  
 بڑے سوز و درد دل کے ساتھ اس بات کو کہا  
 گر نہ بینی سز حق بر باخند  
 اگر نہ دیکھو خدا کا دامن پائے تو ہم پر ہنس کر

خواب چون آید تر اے بیجا  
 اے بے فہم تجھے نیند کیسے آتی ہے  
 کاش کہ بہر عدم خیز و نہنگ  
 ذرا صبر کر کیفیت کہنے کیلئے پینا آتا ہے  
 تا ترافصرت بود کارے بساز  
 جب تک تجھے فرصت ہے کوئی کام کرنے  
 رو کہ دو ملک بقا سلطان شوی  
 چل کر زندگی کے ملک کا بادشاہ بنیگا  
 عاشقان را تاج شاہی بر سر است  
 عاشقوں کے سر پر تاج شاہی ہے  
 ہر کہ او از کید نفس خویش برست  
 ہر شخص کہ اپنے نفس مارے کے سوسے آزاد ہوگا  
 اے مشرف نشیندہ سالک گفت  
 اے مشرف تو نے نہیں سنا کہ مالک نے کیا کہا  
 چشم بند و گوش بند و لب بند  
 آنکہ بند کر اور کان بند کر اور لب بند کر



زہد و تقویٰ نے نیت اہل جنون

لے دی ہے ذہاد و تقویٰ اور ہر گھڑی خیر

سرسنی پائین و بالا پا کئی

سرسنچے اور ہاؤں اور کر ۳ ہے

ہمچو مجنون عشق داری در مجاز

مہزیں بصر دنیا کی مخلوق کا تو عشق رکھتا ہے

گاہ چون شیرین کنی خون جگر

کبھی تو شیریں کی طرح خون جگر بہتا ہے

اے حقیقت ان گذر کن از مجاز

اے حقیقت کے جاننے والے مجاز سے روکنے کو

چند عینی لالہ و تسرین و درد

کب تک لالہ اور سیرینی اور دکھاب چنا رہیگا

چند در کثرت منائی خویش را

کب تک کثرت میں اپنے آپ کو دکھا رہیگا

آشنا شو آ پنجان از یار خویش

اپنے پارے ایسا آشنا

بہر شہرت میبختی خود را انگوں

کہ تو شہرت کے خیال میں اپنے آپ کو بھگا رہا ہے

از ریاضت خلق را شیدا کنی

لوگوں کو ریاضت کھا کھا پنا فریفتے بنا رہا ہے

ہمچو لیلے رُوح منائی در شب از

لیلا کی طرح انخاص کا چہرہ دکھاتا ہے

گہ زنی چون کو کمن تیشہ بشر

کبھی تو فریاد کی طرح سر ہڈ تیشہ مارتا ہے

چند باستی در مقام حرص باز

کب تک در وطن ہوسلج کے مقام میں رہیگا

چند بینی رنگ سرنج و سبز و زرد

کب تک سرنج اور سبز و زرد رنگ بکھٹے رہیگا

یک زمان در خانہ وحدت بیا

ایک دم کے لئے وحدت کے گھر میں آؤ

تا کہ خود را گم کنی از کار خویش

کہ اپنے کام سے اپنے آپ کو گم کرے

چون نباشی یار باشد یار تو  
 جب تو نہ ہو گا یار تیرا یار رہے گا  
 زندہ یا مردہ لہ عشق خویش دار  
 زندہ کو مردہ اپنے عشق سے رکھ  
 تازہ گرم کینے مان از تو جدا  
 کہ ایک دم تجھ سے جدا نہ ہوں  
 زندہ جاوید گردان مردہ ام  
 ہمیشہ کے لئے تجھ کو جانے کہ میں مردہ ہوں  
 زندہ کن یا عشق جانان مرہ را  
 مردہ کو تجوب کے عشق سے زندہ کرے  
 تا ابد روح روانے یافتہ  
 ہمیشہ کھیلے ایک زندہ جان پائی ہے  
 خویش را با جان جانان زندہ یافتہ  
 اُس نے اپنے آپ کو محبوب کے سبب زندہ پایا  
 خاتم دل کند درو کے نقش بست  
 اور اس میں مہر کھود کر دل کو زینت دل کیا

تا توئی کے یار گردو یار تو  
 صبح کہ توبہ یار تیرا یار نہ ہو گا  
 یار یا از سو لٹے خود دلش دار  
 لے پروردگار اپنے عشق سے دل کو زنی کر  
 آنچنان یا خود بگردان آشنا  
 ایسا اپنے ساتھ آشنا کر  
 سوئے خویشم برکہ رہ گم کردہ ام  
 اپنی طرت مجھ کو لے چل کر میں را سبک گزیرا  
 زندہ گردان این دل پر مرد را  
 اس مرد جانے ہوتے دل کو زندہ کرے  
 ہر دے کہ عشق جانے یافتہ  
 جس کے دل پر کہ عشق سے جان پائی ہے  
 بر دل ہر کس کہ نور عشق یافتہ  
 جس کے دل پر کہ عشق کا نور چکا  
 لے خویش آن دل عشق بر نقش بست  
 کیا کچھ مل سدل کے جس پر عشق نے نقش بست

دل کہ برد لبر رسد از ساد عشق  
 دل ہی دل ہے کہ عشق کے سارے دلبر کھینچے  
 دلر یا از دلبری عشقت و ہد  
 دل برد لبری سے عشق تجھ کو دیوے کھا  
 عشق کو بے باک پر طیراں کند  
 عشق کہاں ہے کہ بغیر یا ز اور چر کے لڑائے  
 عشق کو تا تاج سلطانی ہند  
 عشق کہاں ہے کہ سلطانی تاج پہننا ہے  
 عشق کو تا چشم دل مینا کند  
 عشق کہاں ہے کہ دل کی آنکھ دھن کئے  
 عشق کو تا عقل راز اہل کند  
 عشق کہاں ہے کہ عقل کو زانو کرے  
 عشق کو تا جام مدہوشی و ہد  
 عشق کہاں ہے کہ بیہوشی کا جام دیوے  
 عشق وہ تا بخیر سازد مرا  
 اسی عشق سے کہ تجھ کو بے غیر کر دیوے

جان کہ بر جانان ہد آواز عشق  
 جان ہجان ہر کہ بوجک ہر پیکر عشق کی آواز کھائے  
 عشق کو تا جامہ ہستی ورد  
 عشق کہاں ہے کہ جامہ کو جا کھائے  
 عشق کو در لامکان جولان کند  
 عشق کہاں ہے کہ لامکان تک دوڑائے  
 عشق کو ملک سلیمانی و ہد  
 عشق کہاں ہے کہ سلیمانی بادشاہت دیوے  
 عشق کو تا سینہ پر سودا کند  
 عشق کہاں ہے کہ سینے کو جھین سے بھرنے  
 عشق کو تا عقل را کامل کند  
 عشق کہاں ہے کہ عقل کو کامل کرے  
 عشق باید تا فراموشی و ہد  
 عشق در کار ہے کہ فراموشی دیوے  
 یا وہ گو بے پاؤ سر سازد مرا  
 مجھے پاگل اور دیوانہ بنا دیوے

عشق سازد ساعترے آفتاب

عشق شراب کے پیالے کو آفتاب بنا چیلے

ہر کہ خور داز خوشیتن بیگیا بہت

جس نے پی خودی سے بیگانہ ہوا۔

عشق کو جام از کف جانان بد

عشق کہاں ہے کہ معشوق کے ہاتھ سے جام کو کھنکھ

صاف گردانند زین کی و بدے

نیکی اور جی سے صاف کر دیوے

عشق را از حسن جانان زندگیت

عشق کی معشوق کے حسن سے زندگی ہے

گشت تیدا عشق را در پیش کرد

اپنا عاشق آپ بنا اور عشق کو ظاہر کیا

بر سر عاشق ہند صد تاج حسن

عاشق کے سر پر حسن کے سو تاج پہنا ہے

ہم توئی معشوق و عاشق نیست شک

تو ہی ہے عاشق اور تو ہی معشوق نہیں کئی اور

عشق با یتاد ہر جب ہم شراب

عشق وہ کہ ہے کہ جام شراب کا دیوے

بادۂ عشق از عم جانانہ است

عشق کی شراب سے مراد محبوب کا عم ہے

عشق کو تا حالت مستان و

عشق کہاں ہے کہ مستوں کی حالت دیکھے

لے خوش آن نے کورمانداز خود

کیا خوش ہے وہ شراب کہ چھڑائے خودی سے

ہیج میدانی کہ اصل عشق چیست

تجھے کہہ خبر ہے کہ عشق کی اصل کیا ہے

حسن جانان چون نظر و خوش کرد

محبوب کے حسن نے جب اپنی طرف نظر کی

عشق چون جبرئیل در معراج حسن

عشق جبرئیل کی طرح حسن کی معراج ہے

عاشق و معشوق گردند ہر دو یک

عاشق اور معشوق دونوں ایک ہو جاتے ہیں

لے کہ کشتی واقف از اسرار عشق

لے کہ کہ عشق کے بھید سے واقف ہوا

سسر بر آہد زیر پائے عشق نہ

سر اٹھا کہ عشق کے قدم کے نیچے رکھ دے

عشق بازی نیست کار بولہوس

بولہوس کا کام عشق بازی نہیں ہے

گر گنی جان را تو بر جانان نشا

اگر تو جان کو جانان پر چھا دے کہے گا

کشتگان عشق را جان دگر

عشق کے مفتون کو دوسری جان ملتی ہے

ار توانی لے ولاد عشق کو ش

اگر ہو سکے تو لے دل عشق میں کوشش کر

لے خنک جانے کہ خود را بخت

وہ کیا خوش جان ہے جس نے اپنے کو عشق میں بہا

خرم آنکس کو تمار عشق باخت

کیا خوب ہے وہ شخص جس نے عشق کو بہا

نہ قدم مردانہ اندر کار عشق

اب مردوں کی طرح عشق کے کام میں نہ کہ

بعد از ان پا در ہوا کے عشق نہ

اُس کے بعد عشق کی آرزو میں غفلت ہو جا

خاص طبعان را بدان بھو بگس

خاص طبعوں کو مشعل کہیں کے سمجھ

در عوض یک جان ہد صد جان نکا

تو وہ ایک جان کے عوض تجھے سو جان دیکھا

ہر زمان از عین احسان دگر

اور ہر دم عیب سے دوسری ان پر غلط ہوتی ہے

این حکایت را ز عاشق دار گوش

یہ بات عاشق سے یاد رکھ

سوختہ خود را و با حق ساختہ

اپنے آپ کو ہلاک محبوب سے باقی

فولیش را بسپر دو با جانان بخت

اپنے آپ کو پامال کر کے محبوب تک پہنچا

سوز چوں پروانہ تابیانی خیر  
 اور ہر دامن کی طرح مل تاکہ خیر رہے  
 گشت محرم جنگ زور جنگ دوست  
 ماند دار ہوا اور دوست کے پنجہ میں چھو لارا

کے شوی ہمزنگ آتش سرسبر  
 آگ کا ہر رنگ باکل کب سے نکلا۔

تاشوی باجان جان ہمنفس  
 تاکہ محبوب کی جان کے ساتھ تو ہم رہے  
 بر مراد خود نہ گشتن کامیاب

اپنی مراد پر کامیاب نہ ہوتا  
 واری فراع شوی از این دکان  
 سب کو چھوڑنے ہمارے کی فکر سے بھلا ہر جانے

شادے عالم نیر ز نسیم جو  
 کہ دنیا کی خوشی کتنے جو کے برابر مول نہ سکے  
 بگذر از رو حقیقت از محباز  
 حقیقت کے خیال میں مہار کو چھوڑ دے

ہمت مردانہ میں آئیے خیر  
 لے بے خیر پر جانے کی ہمت کو دیکھو  
 سوخت چوں پروانہ ہمزنگ دوست  
 جبکہ خشن پروانہ لپٹے آپ کو بلا کر دوست کھینچتا

در محبت تانسوزی بال و پر  
 نصبت میں جب تک تو ہانا اور پر نہ ملنا دیکھا

سوز چوں پروانہ در جسم قفس  
 پروانہ کی طرح جسم کے پنجے میں ہیں  
 زہد و تقویٰ چیت کے عالیجناب

نے عالیجناب زہد اور تقویٰ کیا چیز ہے  
 یک زمان خوش دل ناستی در جہان  
 ایک دم تو جہاں میں خوش دل نہ ہوئے

دل بدست علم چنان داری گرو  
 دل کو علم کے ہاتھ میں اس طرح گردی کہے  
 دل بود از ہر دو عالم بے نیاز  
 دل دونوں جہانوں سے بے حاجت ہوئے

اے درینا عمر تو رفتہ خواب

نفس ہے کہ عمر تیری خواب غفلت میں گندی

عمر تو باشد مثال آب جوئے

تیری عمر نیر کے پانی کے مانند ہے

در جہان چون چند وزی میمان

جب کہ تو جہان میں چند روز کے لئے سہتا

خلق را بمن عبتان نقش آب

رُوگو کھو پانی کے نقش کی گڑیاں جہاں

ہر چہ سے مینی بگرداب جہان

جو کچھ تو جہان کے بہنور میں دیکھتا ہے

غافل از گردانے خوشیستن

تو اپنے اعمال سے بے خبر ہے

دل سخن از فکر با طلبہا سیاہ

بہو وہ نکرہاں سے دل کو کالا کرتا ہے

چون زبان گویاست مرتن مومبو

جبکہ تن میں ہر بل زبان کی طرح پلپٹاتا ہے

انڈ کے مانند ست اور از و دیاب

تھنڈی سی ہی اُس کو جلد حاصل کر

آبِ فتنہ باز کے آید بھوسے

پانی گیہنوا دو بارہ کب نہر میں آتا ہے

این جہان را بر مثال خوابان

یہاں سے جہان کو مثل خواب کے سمجھ

چشم چون بر ہم زنی مینی خراب

کہ ایک چمک چمک کانے میں دریاں دیکھے گا

چون حجاب از چشم تو گرد و دہان

جیسا کہ طرح تیری آنکھ سے پوشیدہ ہو جائیگا

نفس را با تیغ لاگردان بران

لاک تلو سے نفس کی گردن مار

از خدا غیر از خدا دیگر خوا

خدا سے خدا کے سوا غیر کی آرزو مت کر

مومبو ذکر حسد را نیز گویند

ہر بل سے خدا کا ذکر کر

زانکہ دارند شیوہ جو رو جفا  
 اس لئے کہ ظلم و ستم کی عادت رکھتے ہیں  
 حال مردم یک بیک معلوم شد  
 ایک ایک آدمی کا حال معلوم ہو گیا  
 شرم شدتہ شد ز چشم مردمان  
 لوگوں کی آنکھ میں شرم نہ رہی  
 دروید حسم افتادہ خسل  
 بروہاری اور علم کے ملک میں آفت پڑی  
 خشک گشتہ مزرع مہر و وفا  
 محبت اور وفا واری کا کھیت سوک کر گیا  
 ہچو عشقا ہمت از عالم پرید  
 عشق کی طرح بہت جہاں سے اڑ گئی  
 منعمان گشتند گدائے مینوا  
 انعام کرنے والے فاتح دست فقیر بن گئے  
 وارم از دست زمانہ صد فغان  
 گرمی کے ہاتھ سے سو فریادیں دگت ہوں

دل مدہ باد لبران بے وفا  
 بی وفا لبروں کو دل مست سے  
 از جہان مہر و وفا معدوم شد  
 جہاں سے محبت اور وفا واری ناہید ہر گئی  
 آشنا یہا بر افتاد از جہان  
 دوستیاں جہاں سے جاتی رہیں  
 اے درینا وضع نیکان شد بدل  
 انسو سے کہ نیکوں کی وضع بدل گئی  
 قحط افتاد دست در ملک سخا  
 سخاوت کے ملک میں قحط ہو گیا  
 تیغ نمک شجرہ احسان پرید  
 بنجیل کی تلوار نے احسان کے درخت کو کاٹ ڈالا  
 ہمتے رفت دست از شاہ دگدا  
 بادشاہ اور فقیر سے ہمت میں گئی  
 ہمتے برخواست از صاحب دلان  
 صاحب دلوں سے بہت جاتی رہی



دل کہ بردلبرسد از ساد عشق  
 دل ہی دل ہے کہ عشق کے سادے دل برکت ہے  
 دلر با از دلبری عشقت و ہد  
 دل بردلبری سے عشق تہہ کو دلبر سے سا  
 عشق کو بے باق پر طیراں کند  
 عشق کہاں ہے کہ بغیر بازو اور پر کے کڑاٹے  
 عشق کو تا تاج سلطانی ہند  
 عشق کہاں ہے کہ سلطانی تاج ہنساٹے  
 عشق کو تا چشم دل بینا کند  
 عشق کہاں ہے کہ دل کی آنکھ درخشاں کئے  
 عشق کو تا عقل را ذائل کند  
 عشق کہاں ہے کہ عقل کو زائل کرے  
 عشق کو تا جام مدہوشی و ہد  
 عشق کہاں ہے کہ مدہوشی کا جام دیوے  
 عشق وہ تا بخیر سازد مرا  
 اسی عشق ہے کہ تہہ کو بے خیر کر دیوے

جان کہ برجانان ہد آواز عشق و  
 جان بجان ہو کہ ہو کہ باں پہنچو عشق کی آواز نکلے  
 عشق کو تا جامہ ہستی ورد  
 عشق کہاں ہے کہ ہستی کے جامہ کو ہا کئے  
 عشق کو در لامکان جولان کند  
 عشق کہاں ہے کہ لامکان تک دوڑاٹے  
 عشق کو ملک سلیمانی و ہد  
 عشق کہاں ہے کہ سلیمانی بادشاہت دیوے  
 عشق کو تا سینہ پر سودا کند  
 عشق کہاں ہے کہ سینے کو جین سے بھرنے  
 عشق کو تا عقل را کامل کند  
 عشق کہاں ہے کہ عقل کو کامل کرے  
 عشق باید تا فراموشی و ہد  
 عشق دیکار ہے کہ فراموشی دیوے  
 یا وہ گو بے پاؤ سر سازد مرا  
 مجھے پاگل اور دیوانہ بنا دیوے

آشیان حرص را آتش بزن  
 رسم کے گوندے میں آگ لگا دے  
 دل مدہ غیر از خداوند چہان  
 افسانے کے سوا کسی کو دل مت دے  
 داد پر تو آنچہ مے بالیت داد  
 ہر چیز جس کی تجھے حاجت تھی۔ دی  
 بر تو روشن کرد اسرار بہان  
 پر مشیدہ بھیدوں کو تجھ پر ظاہر کیا  
 چند باشتی بنخیر چون گاؤ و خر  
 کب تک گائے اور گدے کھلے پیرویا  
 ہچو عاشق ہر زمان بیند ترا  
 کہ وہ ہر دم عاشق کی طرح تجھ کو دیکھتا ہے  
 گر بہ بیند جانب عاشق مجاز  
 اگر عاشق کی طرف دیکھتا ہے تاز کے ساتھ  
 مر حیا بر عاشقان صد مر حیا  
 شہا ہش ہے عاشقوں کو سو شہا ہش

بندگیسل دام را بر ہم بزن  
 قید کو توڑ جاں کو آٹ سے  
 جز خدا کس نیست بر تو مہربان  
 خدا کے سوا کوئی چیز مہربان نہیں ہے  
 شکر نعمت کن کہ آن رب العباد  
 نعمت کا شکر کہ اُس بندو کی پروردگار ہے  
 چشم داد و گوش دینی ہم زبان  
 آنکھ۔ کان۔ ناک۔ زبان دی  
 غافل از بار خود اسے بے خبر  
 لئے بخیر تو اپنے بار سے غافل ہے  
 نیستی آگاہ از لطف خدا  
 تو خدا کی مہربانی سے واقف نہیں ہے  
 مہربان ہم شد چو مشوق مجاز  
 دنیا کا مشوق حب مہربان ہوتا ہے  
 عاشق صادق کند جان را فدا  
 سچا عاشق اپنی جان فدا کرتا ہے

چشم گرد و رو جانان بنگر و  
 آنکھ میں جانا ہے عاشق کا چہرہ دیکھتا ہے  
 از تو مشتاقیت او مشتاق تر  
 تو تو جانے کہ وہ تیرا مغان تجہ سے بڑا مکہ ہے  
 بر تو آن معشوق خود شیدا شود  
 تو تو دیکھے کہ وہ معشوق تو خود تجہ پر شیدا ہے  
 در تو چون جانست آن جانان  
 اور تجہ میں جان کی طرح وہ محبوب تجہ ہے  
 کے در آید رو جانان در نظر  
 معشوق کی صورت کیجے دیکھ سکتا ہے  
 بے حجاب در نہ آن محبوب من  
 در نہ میرا محبوب تو بے پردہ ہے  
 جان بجانان وہ ز حال خود گذر  
 جان جانان کو دیکھے اپنے حال سے مرگند  
 قالب خود را کنی از جان تہی  
 اور اپنے جسم کو جان سے خالی کر دے

طالب کو درپے جانان رود  
 جو طالب کو معشوق کے پیچھے جاتا ہے  
 گر ترا از عشق او باشد خبر  
 اگر تجھے اس کے دینی خدا کے عشق سے خبر ہوئے  
 گر ترا چشم محبت و اشود  
 اگر تیری محبت کی آنکھ کھل جاوے  
 یا تو نزدیک سمت آن جان جهان  
 وہ محبوب جہاں کا تیرے نزدیک ہے  
 چون تو داری چشم احوال بے بصر  
 جبکہ تیرے اندھے آنکھ ڈھیر ہوئی گئی ہے  
 این حجاب از دست آن محبوب من  
 یہ پردہ تجھ سے ہے لے پر نہیں چھوئے  
 پیش مردن میرا کنیکو سیر  
 لے نیک خصلت مرنے سے پہلے مر  
 گر معشوق تو از خود جان دہی  
 اگر تو معشوق کو اپنی جان سے دے

<p>خوش را چشم مشوقی نگر          پہلے آپ کو مشوق ہونے کی نگاہ نظر          گوش کن چون این معما بیاب          فزاس مار کو سن اور بھگ          خیز بر خود ماتم سحران پدار          اٹھ جان کا ماتم پنے اور پر کر          قطع منزلہا کن لے بے حضور          لے بے حضور منزلوں کو قطع کر          چند رفتی از نشیبی بر فراز          کب تک نہائی سے اونچائی پر چڑھیں گے          چند گردی بے خبر لے بواہوس          کب تک لے بواہوس بے خبر ہے گا          بادۂ عرفان بود در حبابم تو          معرفت کی شراب تیرے پیالہ میں بھری ہے          ہر زمان از عشق او جاے بز ان          ہر دم اس کے عشق کا عبا م لہ</p>	<p>در تو گرد جانان جلو گر          نگہ میں محبوب کی جان جلو گر ہو گی          عارفی گفت از روئے عتاب          ایک خدا شناس نے غصہ کی راہ سے کہا ہے          گرداری شائے از وصل یار          اگر زیاد کے وصل سے خوشی نہیں کہتا ہے          لے شرف تا چند گردی آورد          لے شرف کھٹک دور دور مارا پھرے گا          چند پائی رہ دور و دور از          کب تک تو را دور مدارے کسے گا          یک قدم باشد حیریم دوست پس          ایک قدم پر ہے دوست کی بارگاہ اور پس          منزل جانان بود یک گام تو          محبوب کی منزل تیرے ایک قدم پر ہے          ہر نفس در یاد او گامے بز ان          ہر کھڑی اس کی یاد میں قدم رکھو</p>
---	--

مولوی فرمود شنیدی مگر

شاید تو نے نہیں سنا مولانا روم نے فرمایا  
اے کمان از تیرا پُر ساختہ

اے وہ کہ کمان تیروں سے بھرے ہے  
ہر کہ ہجوری و دوری اے فلان

کس سے اے فلاں تو دورا در بچھرا ہوا ہے  
اے کمان تیرا ترا زو دور تر

اے وہ کہ تیری کمان کا تیرے شکار دور پہنچا  
چشم دل بخشا جمال یار مین

دل کی آنکھ کھول اسیاں کا جمال دیکھ  
چشم باید تا بہ بیند وئے یار

آنکھ دکھا ہے تاکہ یار کا چہرہ دیکھے  
نہیست پوشیدہ رخ دلدار تو

تیرے دلدار کا رخ پوشیدہ نہیں ہے  
گر مئے کو در تو اے منسردہ دل

اے سرد دل تجھ میں گرمی کہاں ہے

سنگ گرمے بودے کرے اثر

لگے تو پتھر ہوتا تو اس میں بھی اثر ہوتا  
صید نزدیک ست دور انداختہ

شکار تو نزدیک ہے تو دور پھینک رہا ہے  
آہ از دست تو دارم صد فغان

آہیں تیرے ہاتھ سے سو فریاد کرتا ہوں  
از چنین صیدے بود ہجور تر

اے شکار سے تو جدا ہی رہے گا۔  
ہر طرف ہر سو رخ دلدار مین

ہر طرف ہر جگہ دلدار کا رخ دیکھو  
جلوہ کردست در ہر شے نگار

محبوب ہر چیز میں جلوہ کئے ہے  
لیک این نقص است در البصار تو

لیکن یہ نقصان ہے تیری آنکھوں میں  
رخت بچون خرف و در آب و گل

گدھے کی طرح تیرا دہل میں پھنسا ہے

کو پریشانے کہ سنا منش نیافت  
ایسا پریشان کہاں ہے کہ اُس نے سنا منش نہ پایا  
از فراق او بود ورتاب و تب  
اُس کی مہاں سے بے قرار ہو  
کے بود مینا ترا چشم یقین،  
تیری یقین کی آنکھ ہرگز مینا نہ ہو دیکھی  
گر یہ کن تا حشر بر حال خراب  
قیامت تک تجھے اپنے حال کی خرابی بہر ذرا پہنچے

در دمنده کے کو کہ در منش نیافت  
ایسا دمنده کہاں ہے کہ اُس نے طبع نہ پایا  
کیست مشتاقے کہ باشد جالب  
کہاں ہے ایسا مشتاق کہ جاں لب ہو  
تا بود این دیو نعت ہم نشین  
جب تک کہ نفس غیطان جزا سا تھی بیگنا  
چون تو مقدوسے ناری فحیاب  
جب کہ تو فحیابی کی قدرت نہیں دکھتا ہے

## حکایت عارف صاحب کمال

بیان ایک عارف صاحب کمال کا

کوچہ دل بستہ از وہم و خیال  
دیکھو کہ جو کہ وہم اور خیال کی طرف سے بندھے ہوئے  
بود از ایام غفلت منقطع  
غفلت کے زمانے سے شرمندہ تھا  
ور دوش نگذشت جز ذکر خدا  
خدا کے ذکر کے سوا اس کے دل میں کچھ نہ گزرتا تھا

بود مرثیے عارف و صاحب کمال  
ایک مرد عارف صاحب کمال تھا  
بادشاہی کردہ در تسلیم دل  
دل کی ولایت میں بادشاہت کرتا تھا  
سالہا کردہ عبادت بے ریا  
ہر سال بے ریا عبادت کی تھی

چون چنین بگذشت اور چند سال

جب اس کو اس طرح سے بہت سے برس گئے

گفت مثلتم نیست کامل در جهان

کہنے لگا کہ میرے برابر کوئی جہان مکمل نہیں

شہوت و حرص ہوس کو دیم دور

شہوت اور حرص دہوس کو بہنے دے کیلئے

این تصور کرد چون مرد خدا

جب اس مرد خدا نے یہ خیال کیا

از تکبر چون نظر کردی بنحویش

جب کہ تہ عزت سے لہنے میں نظر کی

تا نہ گردد رفیع از تو آن حجاب

جب تک بچہ سے ہر وہ دور نہ ہو گا

منفصل شد شیخ از اسرار خویش

ہر اس کو علیحدہ اپنے خیال سے شرمندہ ہوا

باز بستہ عہد تازہ از خدا

پھر نیا عہد و پیمان خدا کے ساتھ باڈھا

خویش را از کا ملان کردہ خیال

اپنے آپ کو کاملوں میں سے خیال کیا

چون عسس مستیم بردن پاسبان

کہ تو دل کی طرح میں اپنے دل کا نگہبان ہوں

از تعلقا دلم دار نفور

دنیا کے تعلقوں سے میرا دل نفرت کرتا ہے

ناگہان در گوش او آمد ندا

ایک بارگی اس کے کان میں آواز آئی

دورا قنادی حجاب آمد بہ پیش

توہم سے دور جا رہا میرے آگے پر وہ ان پر

کے نبی پادر حریم آسجنا ب

عظیم مقصد بارگاہ کی ہادیوری بنی بکے پہنچ

شد پریشان تو بہ کروانکار خویش

پریشان ہو کر اپنے کام سے توبہ کی

تا کند در راہ حق جان را خدا

تاک خدا کی راہ میں جان کو خدا کرے

پاک کن آئینہ مول از غبار  
 دل کے آئینہ کو غبار سے صاف کر  
 آنچھے خواہد دولت آئینہ جو  
 لے لے جیو جس چیز کا تیرا دل خواہاں ہے  
 گرامت مکنی بر خود حلال  
 اگرچہ وہ حرام ہے تو اپنے لئے حلال کہے  
 چون مسلط بر تو گرد این مرض  
 جبکہ یہ مرض تجھ پر غالب ہو جاوے گا  
 جہد کن بانفس تا عادل شوی  
 کوشش کر نفس کے ساتھ تاکہ تو عادل ہو  
 یا الہی چشم بینائی بدہ  
 یا الہی چشم بینا جہد کو دے  
 آتش انگن در دلم مانند طور  
 میرے دلین طہ کی طرح آگ ڈال  
 ساہا شد از تو مے خواہم ترا  
 برسوں ہو گئے کہ تجھ سے تجھ کو کہا جتاہیں

تا بیا ید عکس از روئے نگار  
 تاکہ اس مجھوب کے رخ کا عکس نظر آئے  
 نفس تو صد صحبت آرد بہر تو  
 تیرا نفس تو ہمیشہ تیرے لئے آتا ہے  
 میشود تسکین دولت با صد خیال  
 تیرے دل کو سو خیالوں سے تسکین حاصل ہے  
 عدل و انصافت ہو بہر غرض  
 تیرا عدل اور انصاف غرض سے ظاہر ہوگا  
 باش منصف تاکہ صاحب دل شوی  
 منصفی کر جس سے تو صاحب دل ہو  
 در سرم از عشق سودائے بدہ  
 میرے سر میں عشق کا سودا ہے  
 شعلہ بر خیز دو گرد دزدنگ دور  
 کہ شعلہ اٹھے اور سیاہی دور ہو جائے  
 حاجتم را چون نئے سازی روا  
 تیری حاجت کو کیوں نہیں روا کرتا



از روز نهم تا روز دهم

از روز تو کس نگشته تا امید

که تیرے روزانہ سے کوئی تا امید نہیں پہنچے

تا امید از در گہ تو چون رود

تا امید تیری در گاہ سے کہیں ما نیلگا۔

شاید مقصود یا بد در کنسار

مقصود کا معنوق آغوش میں پانا ہے

از طفیل حرمت آلِ عباس

اور طفیل حرمت آلِ عباس کے

از طفیل مقبلاں گرد قبول

میری وہ دعا مقبول کیلطف سے قبول ہوئے

از لسان الغیب این گرد نوید

نہیں نہان سے وہ خوشخبری ہی رہی ہے

ہر کہ بردر گاہ تو رو آور و

جو کہ تیری در گاہ کی طرف رخ گئے گا

ہر کہ آید بردرت امیدوار

جو کہ تیرے در پہ امیدوار ہیں کہ آتا ہے

لے خدائے من سبقت مصطفیٰ

لے میرے خدا بطفیل حضرت مصطفیٰ کے

روز محشر وار با آل رسول

قیامت کے دن اولیٰ رسول گستاخوں کو

محمّد بن عبد اللہ خراسانی

ہر قسم کی کستی کتابیں قرآن مجید

ملک دین محمد انیسویں سنز پیشتر و تاجرا کتب دار کشمیری لاہور

10-5  
10-5

تاریخ جامعہ دارالعلوم دیوبند کے قیام سے پہلے جو اس کا دارالعلوم تھا

# بیمار کتب خانہ جدیدترین اسلامی مطبوعات

<h3>مسائل دین محمدی</h3> <p>مستقل اور غیر متعلقہ مسائل دین محمدی کے متعلق جو مسلمانوں کو ہر روز سامنے آتے ہیں ان کے حل و فصل کے لیے لکھی گئی ہیں۔</p>	<h3>اخکا حضرت زینب</h3> <p>حضرت زینب علیہا السلام کی زندگی اور آپ کی خدمت میں آنے والے لوگوں کی زندگیوں پر لکھی گئی ہے۔</p>	<h3>خطبات دین محمدی</h3> <p>خطبہ غزہ کے بعد پہلے خطبہ اور دیگر خطبوں کے متن اور ترجمہ کے ساتھ ساتھ ان کے مضامین اور حواشی بھی شامل ہیں۔</p>
<h3>تذکرہ اولیاء</h3> <p>مقامی اور خارجی اولیاء کی زندگیوں اور ان کی خدمات کے بارے میں لکھی گئی ہے۔</p>	<h3>موضع القرآن</h3> <p>قرآن مجید کے ہر آیت کے موضوعات اور ان کے حواشی کے ساتھ ساتھ ان کے تفسیری حواشی بھی شامل ہیں۔</p>	<h3>اقوال الرسول</h3> <p>رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقوال و افعال کے مجموعہ اور ان کے تفسیری حواشی بھی شامل ہیں۔</p>
<h3>اقوال اولیاء</h3> <p>اولیاء اللہ کی اقوال و افعال کے مجموعہ اور ان کے تفسیری حواشی بھی شامل ہیں۔</p>	<h3>فضائل انبیاء</h3> <p>انبیاء کرام صلی اللہ علیہم وسلم کی فضائل و مناقب کے بارے میں لکھی گئی ہے۔</p>	<h3>اقوال صحیحی</h3> <p>صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اقوال و افعال کے مجموعہ اور ان کے تفسیری حواشی بھی شامل ہیں۔</p>

ہر قسم کی کتب قرآن مجید و احادیث شریفہ سے جو غرضاً یا کما ملک امرا کے لیے لکھی گئی ہیں ان کی کتب لائسنس ہے۔

# پبلک دین محمد ائینہ نثر جبران کتب خانہ دیوبند

طوبی ریسرچ لائبریری  
اسلامی اردو، انگلش کتب،  
تاریخی، سفر نامے، لغات،  
اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)